نمبر ۶۵ | مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۳۱ء | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۷ رجب ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تا حال لاہور میں ہی مقیم ہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا کے فضل سے خیر و عافیت ہے ؛

۲۵۔ نومبر جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ واپس تشریف لائے۔

۲۷۔ نومبر انجمن احمدیہ سامانہ ریاست پٹیالہ کے تبلیغی جلسہ میں شمولیت کے لئے جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق۔ مہاشہ محمد عمر صاحب۔ مولوی محمد حسین صاحب اور مولوی محمد نذیر صاحب فانی روانہ ہوئے

بھٹیاں ضلع گورداسپور میں ۲۹۔ ۳۰۔ نومبر جماعت احمدیہ کا ایک عظیم الشان جلسہ قرار پایا ہے۔ قادیان سے بہت سے احباب اس میں شریک ہونگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ؛

چندۂ خاص کے بقایا داران کے متعلق اعلان

بیت المال نے چندۂ خاص کی تحریک کے سلسلہ میں یہ تجویز کی ہے۔ کہ ۳۰۔ نومبر ۱۹۳۱ء تک۔ جو جماعتیں چندۂ خاص پورا نہ بھجوائیں گی اور جن بقائے دار افراد کے نام اُن کے دفتر میں پہنچیں گے۔ اُن کی اسم وار رپورٹ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کر دی جائے۔ اس سے پہلے بیت المال کا یہ دستور رہا ہے کہ بروقت چندہ دینے والوں۔ اور خاص خاص قربانیاں کرنے والوں کی مفصل اسم وار رپورٹ حضرت اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کی جاتی تھی۔ اور اخبار میں بھی شائع کی جاتی تھی۔ لیکن اب جماعت کی وسعت و ترقی کے ساتھ انتظام کو زیادہ پختہ اور افرادِ جماعت کو زیادہ مستعد بنانے کے لئے ضروری سمجھا گیا ہے۔ کہ پیچھے رہنے والی جماعتوں اور دوستوں کے ناموں سے بھی حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اطلاع دے دی جائے۔ اور بقائے دار جماعتوں کے متعلق اخبار میں مفصل اعلان کر دیا جائے۔ تا کارکن افراد ان کو بھی کوشش کر کے آگے بڑھا سکیں۔ اور جماعت میں بیدار رہنے۔ اور کام کرنے والے مخلصین کی نسبت زیادہ سے زیادہ ہوتی رہے ؛

جموں و کشمیر کے حالات

مسٹر گلینسی اور مسٹر مڈلٹن کے متعلق ہندوؤں کی افواہیں

جموں ۲۴۔ نومبر۔ جموں کے ہندو بغلیں بجا رہے ہیں۔ کہ حکومت کشمیر نے مسٹر مڈلٹن کو شیر مال اور مسٹر گلینسی کو کسی بڑے منسٹر کا عہدہ پیش کرنے کی تجویز کی ہے۔ اور اس طریقہ سے حکومت کشمیر اور ہندو پبلک ان ہر دو انگریز صاحبان سے اپنے حسب مطلب رپورٹیں تیار کرائے گی۔ لیکن اُن کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہاں سر برجور دلال نہیں ہیں۔ یہ انگریز قوم ہے۔ یہ لوگ ایسے بھرتوں میں آکر انصاف کو کبھی ہاتھ سے نہیں دیں گے بمظلوم مسلمانان ریاست کو ان ہر دو اصحاب پر پورا پورا بھروسہ اور اعتماد ہے۔ مگر بفرض محال اگر کوئی طاقت حکومت کشمیر کے ظلم اور مسلمانوں کے حالات پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرے گی۔ تو مسلمانوں نے جس طرح پہلے حصولِ حقوق کے لئے اپنا بے نظیر ثبات و استقلال دُنیا پر ظاہر کر دیا ہے۔ وُہ آئندہ بھی اس سے کہیں بڑھ کر قربانیاں کرنے کے لئے آمادہ و تیار ہیں

صلح کمیٹیوں کا مقصد

جموں میں جو صلح کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔ اس سے مقصد یہ ہے کہ حکومت ہند پر یہ ظاہر کیا جائے۔ کہ ریاست میں ہندو مسلمانوں کے تعلقات خوشگوار ہو گئے ہیں۔ لہٰذا گورہ فوج واپس بُلائی جائے۔ اور بعض لوگ اس مضمون کا ایک محضر نامہ تیار کرنے کے لئے مسلمانوں کے دستخط کرانے اور انگوٹھے لگوانے کی کوشش میں ہیں۔ لیکن اس وقت تک ان کی بات پر کسی مسلمان نے کان نہیں دھرا۔ یہ جہاں جاتے ہیں سخت بے عزت کئے جاتے ہیں۔ مگر خطرہ ہے۔ کہ یہ کہیں جعلی دستخطوں اور انگوٹھوں کے محضر نامے مرتب نہ کر لیں۔ اس لئے مسلمانان ریاست جموں گورنمنٹ ہند کی خدمت میں نہایت مؤدبانہ مگر پُر زور گزارش کرتے ہیں۔ کہ جب تک ریاست کے نظم و نسق میں ایسی تبدیلیاں نہ ہو جائیں جنہیں مسلمان اپنی حفاظت کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ اس وقت تک انگریزی فوج کو تمام ریاست میں پھیلا کر مقیم رکھا جائے۔ چنانچہ مسلمانانِ جموں مسٹر جنکنس صاحب بہادر کی خدمت میں اس مضمون کی درخواستیں دے رہے ہیں۔ کہ اگر بصورت موجودہ انگریزی فوج ریاست سے واپس جانے والی ہو۔ تو مسلمانان جموں کو تین روز قبل مطلع کر دیں۔ تاکہ وُہ ان کی روانگی سے قبل انگریزی علاقہ میں نقل مکانی کر لیں:۔

قصبہ کوٹلی میں مسلمانوں کی قابل رحم حالت

جموں میں مسلمانوں کا خون بہانے کے بعد میر پور کی باری تھی۔ مگر گورہ فوج کی بدولت وہاں کا پروگرام ملتوی کر کے اب قصبہ کوٹلی میں طیاری ہو رہی ہے۔ اس جگہ ہندوؤں کے پندرہ سو اور مسلمانوں کے صرف پچاس گھر ہیں۔ یہاں نہ تار گھر ہے۔ اور نہ موٹر روڈ۔ کہ باہر سے فوری امداد طلب کی جا سکے۔ مقامی آفیسر تمام ہندو ہیں۔ ان تمام باتوں سے جرأت پکڑ کر ہندو مسلمانوں کو مٹا دینے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ بازاروں میں تلوار اور دیگر اسلحہ جات کی کھلم کھلا نمائش کی جا رہی ہے۔ آتشیں اسلحہ جات خریدے جا رہے ہیں۔ مقامی افسروں کی نظروں کے سامنے تلواریں تیز ہوتی ہیں۔ اور بندوقیں پھرائی جاتی ہیں۔ مگر وُہ ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ اور مسلمان اگر جمعہ کی نماز کے لئے بھی جمع ہوں۔ تو پولیس کی گارد مسجد کے دروازہ پر بیٹھی رہتی ہے:۔

پچھلے ہفتہ ایک بھاری جلسہ ہوا جس میں پنجاب اور دوسرے علاقوں کے ہندو لیڈر بھی جمع ہوئے۔ کئی ایک خفیہ تجویزیں پاس کی گئیں۔ اور اب ہندو مسلمانوں سے بڑا کہہ رہے ہیں۔ کہ ہمارا بندوبست ہوا چاہتا ہے:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا تار کا پتہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تار بھیجنے والے احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تار فارم پر حضور کا پتہ "حضرت خلیفۃ المسیح" لکھا کریں۔ چونکہ "خلیفۃ المسیح" تار میں ایک لفظ شمار ہوتا ہے اور ڈاک خانہ والوں کے نزدیک ایک لفظ اَن رجسٹرڈ پتہ محسوب نہیں ہوتا۔ کم از کم دو لفظ ہونے چاہئیں۔ اس لئے احباب مندرجہ بالا نام پر حضور کی خدمت میں تار بھیجا کریں۔ پرائیویٹ سکرٹری

سوپور میں گولی چلنے کا واقعہ

بتاریخ ۱۸۔ نومبر ۱۹۳۱ء موضع ہایہ ہامہ تحصیل ہندواڑہ کشمیر میں مقامی تھانہ دار نے رات کے وقت دو زمینداروں پر تین فائر کئے۔ دونوں زخمی ہوئے۔ ایک کی حالت سخت نازک ہے۔ وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ تھانہ دار مذکورہ کو ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں میں کسی وقوعہ کی تفتیش کے سلسلہ میں جانا تھا۔ اس کا اسباب اٹھانے کے لئے آدمی نہ تھے اس لئے خود گاؤں میں آدمی لانے کے لئے گیا۔ اور ایک زمیندار کے گھر کے صحن میں مالک مکان کو اسباب اٹھانے کے لئے کہا۔ زمیندار نے تھانہ دار سے کہا۔ کہ "ہم مزدوری کے بغیر بیگار پر نہیں جا سکتے ہیں" اس پر تھانہ دار کو طیش آ گیا۔ اور زمیندار کو گالیاں دینے کے علاوہ اس پر اور اس کے بھائی پر تین فائر کئے۔ جس سے وُہ دونوں زخمی ہو گئے یہ دیکھ کر تھانہ دار بھاگ گیا۔ صبح کو زخمی کو ہسپتال پہونچا دیا گیا۔ اور اس کا شاندار ماتمی جلوس نکالا گیا۔ بعد میں زخمی زمیندار کو سری نگر کو روانہ کیا گیا۔ جہاں پر وُہ مشن ہسپتال میں ہے۔ سری نگر میں بھی ایک دن مکمل ہڑتال ہوئی اور ماتمی جلوس نکلا (ٹرسٹ وردی)

اننت ناگ میں ایک ہندو نرس کی عصمت دری

اسلام آباد (کشمیر) خواجہ بازار میں ۱۳۔ نومبر بوقت رات مندرجہ ذیل واقعہ ہوا۔

ایک ہندو کے مکان پر ایک ٹیچر ٹیکنیکل سکول۔ دو ملازمان محکمہ جنگلات اور ایک ملازم پولس نے ایک مکان میں جو کہ مذکورہ بالا مکان کے نزدیک ہی ہے۔ سرکاری شفاخانہ کی ایک نرس کی عصمت دری کی دو آدمیوں نے اسے کہا۔ کہ ہمارے ہاں زچہ ہے۔ اس کی امداد کے لئے چلو۔ وُہ جب اُن کے ساتھ آ گئی۔ تو اسے سخت بے عزت کیا گیا سرکاری حکام کو ملزمین کے خلاف جلد سے جلد سخت کارروائی کرنی چاہیئے۔ (نامہ نگار)

وزیر اعظم کشمیر کا دورہ میر پور

میر پور ۲۲۔ نومبر۔ راجہ ہری کشن کول وزیر اعظم کشمیر اچانک میر پور میں وارد ہوئے۔ مسلمانوں کو ان کی آمد کا علم بھی نہ تھا۔ لیکن ہندو اور سکھوں کی کثیر تعداد ڈاک بنگلہ پر جہاں وُہ ٹھیرے تھے۔ پہونچ چکی تھی۔ وزیر اعظم نے مسلمانوں کو بھی طلب کیا۔ مسلمان ان کے پاس گئے۔ وزیر اعظم دیگر انگریز رفقاء کے ساتھ جیل کے معائنہ سے واپس آ رہے تھے۔ کہ مسلمان راستہ میں ملے۔ مسلمانوں نے ہندوؤں کی زیادتیوں اور مقامی ہندوؤں کی شرارتوں کے متعلق تمام حالات بیان کئے:۔

امرتسر کے جلسہ میں شامل ہونیوالوں کا شکریہ

اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے ہمارا جلسہ سیرت النبی ہر لحاظ سے کامیاب ہوا۔ اُن احباب کا ایثار۔ اخلاص اور جذبہ ہمدردی جو دور دراز فاصلوں سے جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔ خاص کر قادیان کے احباب جو ہر موقعہ پر اپنی بساط سے بڑھ چڑھ کر ایثار کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ قابل تعریف ہے۔ میں جماعت احمدیہ امرتسر کی طرف سے ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ خاکسار (ڈاکٹر) محمد منیر امیر جماعت احمدیہ امرتسر

اطلاع

۲۵۔ نومبر سے میں نے بحالیٔ صحت کے لئے ایک ماہ کی رخصت لی ہے احباب دُعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ میرے تمام عوارض دُور فرما دے۔ میرے بعد شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر اخبار کے انچارج ہونگے۔ خاکسار غلام نبی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۶۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

کانگرس کے دعوٰی "مکمل آزادی" کی حقیقت

برطانی افواج کی حفاظت میں حکومت کرنے کی خواہش

اپنی مقررہ اور اعلان کردہ پالیسی یا اصول سے انحراف انفرادی اور جماعتی وقار کے لئے یکساں طور پر تباہ کن چیز ہے۔ اور دُنیا کی تاریخ میں کئی ایسے واقعات موجود ہیں۔ کہ غیرت مند اور صاحبِ وقار افراد نے اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر۔ بلکہ اسے گنوا کر بھی اپنے اصول کو چھوڑنا گوارا نہیں کیا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ جو جماعت یا جو شخص اتنی بھی دور اندیشی اور دانشمندی نہیں رکھتا کہ اپنے لئے ایک فیصلہ کُن اصول مقرر کرے۔ اور حالات کی تبدیلی تک اس پر ثابت و قائم رہے۔ وہ خود اپنے ہاتھوں اپنے وقار۔ اپنی خودداری۔ اپنی عزت اور اپنے رُعب کو خاک میں ملاتا ہے۔ اور دُنیا اس کے متعلق کوئی عمدہ رائے قائم نہیں کر سکتی؀

کانگرس اور گاندھی جی کا بے اصولاپن

اسے بھی ہندوستان کی بدقسمتی کہنا چاہیئے۔ کہ اس ملک کی سب سے بڑی سیاسی جماعت اور اس کا لاڈلا ڈکٹیٹر ہر ہر قدم پر ایسی بے اصولی اور تلون مزاجی کا ثبوت دے رہا ہے۔ جو ایک ادنےٰ درجہ کے انسان کے لئے بھی زیبا نہیں۔ معلوم نہیں یہ شخص دُنیا کو حد درجہ کا بے وقوف اور احمق خیال کرتا ہے۔ یا خود ہی اتنی سمجھ کا مالک نہیں۔ کہ اس ڈانواں ڈول پالیسی کی تباہ کاریوں کا تصور کر سکے؀

"مکمل آزادی" کے بلند بانگ دعاوی

لاہور کانگرس کے موقعہ پر مکمل آزادی کا اعلان جس بلند آہنگی اور زور شور سے کیا گیا۔ اور اس کی تائید و حمایت میں جو دھواں دھار اور ولولہ انگیز تقریریں کانگریسی لیڈروں اور خصوصاً گاندھی جی نے کیں۔ اس کی گونج ابھی تک اہل ہند کے کانوں میں سنائی دے رہی ہے۔ اس وقت بالکل ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ کانگرس اپنے اس مطالبہ کو اتنی اہمیت دے رہی ہے۔ کہ خواہ دُنیا ادھر کی اُدھر ہو جائے۔ اس سے سرِ مو انحراف گوارا نہ کر سکے گی۔ لیکن یہ کسے معلوم تھا۔ کہ اس اعلان کی تذلیل کسی غیر ذمہ دار اور معمولی انسان کی طرف سے نہیں۔ بلکہ خود گاندھی جی کے ہاتھوں ہو گی۔ جو اس تمام تحریک کی رُوح رواں اور کانگرس کے کرتا دھرتا ہیں

مکمل آزادی سے مغز آزادی کی طرف تنزل

چند روز تک یہ دیکھ کر کہ حکومت۔ ہند پر ان کی قراردادوں اور ہنگامہ خیز تقریروں کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہُوا۔ اور لارڈ اِروِن مصالحت اور کانگرس کے سامنے جھکتے نظر نہیں آتے۔ تو یہ محسوس کر کے کہ شائد اس مطالبہ کی سختی حکومت کی مصالحت پسندی کے راستہ میں روک ہے۔ آپ نے اس مطالبہ "مکمل آزادی" کی جو جو مضحکہ خیز تاویلیں کیں۔ وُہ نہایت دلچسپ ہیں۔ پہلے تو آپ "مکمل آزادی" کے بلند آسمان سے نہایت ذلت کے ساتھ درجہ مستعمرات کی پستی پر ہبوط فرمایا۔ اور پھر وہاں سے بھی کھسکتے کھسکتے "مغز آزادی" کی منزل پر پہونچ گئے۔ اور صرف اس بات پر رضامندی کا اظہار کر دیا۔ کہ حکومت "مغز آزادی" کا دل خوشکن وعدہ کر دے؀

لنڈن جانے کی شرائط اور پھر ان کا استرداد

گول میز کانفرنس میں شمولیت سے قبل آپ نے جو جو رنگ بدلے اور بڑے بڑے عظیم الشان مطالبات کرتے کرتے آخر صرف معاملات باردولی کی برائے نام تحقیقات کا وعدہ لے کر لنڈن پہونچ جانے کی داستان کو فی الحال چھوڑیئے۔ کہ اس وقت ہمیں صرف گول میز کانفرنس کے سلسلہ میں آپ کی قلابازیاں دکھانا مقصود ہیں؀

لنڈن میں مکمل آزادی کا مطالبہ

لنڈن پہونچکر آپ کو پھر ایک بار "مکمل آزادی" کا عارضہ لاحق ہُوا۔ اور آپ نے اس زور شور اور کرّ و فر سے یہ مطالبہ پیش کیا۔ کہ معلوم ہوتا تھا۔ اگر حکومت برطانیہ نے اسے فی الفور منظور نہ کیا تو آپ فوراً ہندوستان واپس آ کر ایسی زبردست جنگ شروع کرینگے۔ کہ ڈاؤننگ سٹریٹ ہال کی بنیادیں لرز جائیں گی۔ لیکن خدا بھلا کرے کہ آہستہ آہستہ آپ کو افاقہ شروع ہُوا۔ اور لنڈن کی فرحت بخش آب و ہوا کے اثر کے ماتحت آپ کی حالت میں انقلاب عظیم واقع ہو گیا۔

ہندوستان اور برطانوی افواج

فیڈریشن سب کمیٹی میں جب ہندوستان کی حفاظت کا سوال پیش ہُوا۔ تو "مکمل آزادی" سے کم کسی چیز پر رضامند نہ ہونے کا بار بار اعلان کرنے والے گاندھی جی نے یہ تسلیم کر لینے کے باوجود کہ وُہ آزادی کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ جس میں ملکی حفاظت کے لئے اہل ہند کو کلی اقتدار اور تسلط حاصل نہ ہو۔ ہندوستانی افواج پر برطانی اقتدار کا ذکر کرتے ہُوئے صاف طور پر اس حقیقت کا اعلان کر دیا۔ کہ برطانی سپاہی تو درکنار ہندوستانی افواج بھی ہندوستانی افسروں کے احکام ماننے کو تیار نہیں ہونگی۔ اس لئے برطانی حکومت ہندوستانی سپاہیوں کو اس امر کی تعلیم دے کہ وُہ اپنے ملکی افسروں کے زیر فرمان کام کرنے کے لئے تیار ہو جائیں؀

اپنے نقطۂ نگاہ کی مزید وضاحت

اپنے نقطۂ نگاہ میں کسی قسم کا ابہام یا شک و شبہ باقی نہ رہنے دینے کے لئے آپ نے اس کی مزید وضاحت اس طرح کر دی۔ کہ جب لارڈ ریڈنگ نے آپ سے سوال کیا۔ کہ کیا آپ چاہتے ہیں ہندوستان سے برطانی افواج کو واپس بلایا جائے۔ تو شمع حریت کے اس پروانہ اور "مکمل آزادی" کے عاشق صادق نے صاف طور پر کہہ دیا۔ کہ میرا ہرگز ہرگز یہ منشاء نہیں اور اگر کوئی لفظ میری تقریر کے دوران میں ایسا آ گیا ہو جس سے یہ خیال پیدا ہوتا ہو۔ تو میں اسے واپس لیتا ہوں اور اس بات پر رضامند ہو گئے۔ کہ ہندوستان کا گورنر جنرل بے شک انگریز ہو۔ لیکن اس کا فوجی وزیر ہندوستانی ہونا چاہیے جو مجلس مقننہ کے سامنے جواب دہ ہو۔ اور گورنر جنرل کو اختیار دے دیا جائے۔ کہ جب ضروری سمجھے۔ تو ہر قسم کے آئین اور ضابطہ کو کالعدم قرار دے کر فوجی نظام کو اپنے ہاتھ میں لے لے؀

خارجی اور تجارتی تعلقات

اس کے علاوہ خارجی تعلقات اور تجارتی آزادی وغیرہ مسائل کے متعلق اس وقت تک اگرچہ کوئی باقاعدہ بحث نہیں ہوئی۔ لیکن ان کے متعلق گاندھی جی اور آپ کے دوسرے ہمنواؤں نے جن گراں قدر خیالات کا اظہار مختلف مواقع پر کیا ہے۔ ان سے بھی دعوائے "مکمل آزادی" کی حقیقت پوری طرح بے نقاب ہو رہی ہے۔ یعنی گاندھی جی اس بات پر پوری طرح آمادہ نظر آتے ہیں۔ کہ برطانوی مدبرین کی خوشنودئ مزاج کے لئے برطانوی رعایا کو ہندوستان میں ایسی مراعات عطا کر دیں جنہیں عام طور پر ہندوستانیوں کے مفاد کے لئے نقصان رساں سمجھا جاتا ہے؀

"مکمل آزادی" کی بدترین توہین

ان مسائل کے متعلق گاندھی جی کے خیالات کے حسن و قبح پر بحث کسی دوسری صحبت پر چھوڑ کر ہم اس وقت صرف یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ کانگرس اور گاندھی جی نے مدافعت وغیرہ کے متعلق جو صورت قبول کر لینے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ اس کا نام وہ خواہ "مکمل آزادی" چھوڑ کر خواہ اس سے بھی زیادہ بارعب اور شاندار رکھ لیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ دنیا کا اور کوئی صاحب دماغ اور باشعور انسان اسے مکمل آزادی کے لفظ کی بدترین توہین کے سوا اور کوئی نام نہیں دے سکتا۔

ہندوؤں کا حقیقی منشاء

اصل بات یہ ہے۔ کہ ہندوؤں کی ذہنیت اس قسم کی واقعہ ہوئی ہے۔ کہ وہ یہ سمجھنے پر مجبور ہیں۔ کہ ہندوستان سے برطانی سایہ کے اٹھ جانے کے بعد وہ اطمینان خاطر اور بے فکری کے ساتھ اس ملک پر حکومت نہیں کر سکیں گے۔ اس لئے وہ یہی چاہتے ہیں۔ کہ برطانوی اقتدار یہاں قائم رہے۔ اور وہ اس کی حفاظت میں اپنی خواہشات کے مطابق یہاں حکومت کرتے رہیں اور گاندھی جی کی مذکورہ بالا تصریحات اس خیال کی پوری پوری تصدیق کر رہی ہیں۔

دہلی میں آریوں کی خانہ جنگی

آریوں کی جنگ جو یانہ فطرت نہ صرف دوسروں کے لئے تکلیف دہ چیز ہے۔ بلکہ خود اُن کے لئے بھی مصائب کا موجب بنی ہوئی ہے۔ ان کا جب دوسروں کے خلاف نیش زنی اور فتنہ انگیزی سے کوئی وقت بچ جاتا ہے۔ تو آپس میں اُلجھنا شروع کر دیتے ہیں اور ایسی بُری طرح اُلجھتے ہیں۔ کہ تہذیب و شرافت ان پر ماتم کرنے لگ جاتی ہے۔ جن لوگوں کو آریوں کی خانہ جنگی کا کوئی واقعہ یاد ہوگا۔ وہ خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ یہ لوگ جب آپس میں ایک دوسرے کی پگڑیاں اچھالنے۔ ایک دوسرے کی عزت و آبرو پر حملے کرنے اور ایک دوسرے کے راز ہائے سربستہ ظاہر کرنے پر اتر آتے ہیں۔ تو شرم و اخلاق کی تمام حدود سے کس طرح گزر جاتے ہیں حتےٰ کہ ایک دوسرے کی مستورات اور لڑکیوں تک کے خلاف ایسی باتیں اخباروں میں شائع کرنے سے دریغ نہیں کرتے جن کا مطالعہ ہر شریف انسان کے لئے نہایت ناگوار ہوتا ہے۔

کچھ عرصہ گزرا "آریہ پتر کا" اور "پرکاش" میں جب ایسی قسم کی جنگ شروع ہوئی۔ تو ہم نے از راہ ہمدردی و شرافت اس کے خلاف آواز اٹھائی۔ اور عورتوں کی عزت و عصمت کی اہمیت بتاتے ہوئے شرمناک امور کی اشاعت سے باز رہنے کی درخواست کی۔ اس کا نتیجہ اچھا اثر ہوا۔ اور فریقین سنبھل گئے۔

اب آریہ اخبارات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ آریہ سماج دہلی میں کشمکش شروع ہے۔ اور بالفاظ "ملاپ" (۱۸۔ نومبر) نوبت یہاں تک جا پہونچی ہے کہ ایک پارٹی دوسری پارٹی پر کمینہ سے کمینہ حملے کر رہی ہے۔ ہر ایک پارٹی کی طرف سے خوب پوسٹر بازی ہو رہی ہے۔ اور ایک دوسرے پر الزامات کی بوچھاڑ کر رہا ہے۔"

دوسرے جھگڑوں کے علاوہ "آریہ یتیم خانہ سے کچھ لڑکیاں فرار ہو گئی ہیں۔ اس کے متعلق بھی سماج کے ممبروں پر ہی الزام عائد کیا جا رہا ہے۔"

کسی معاملہ کے متعلق اختلاف رائے ہونا معمولی بات ہے۔ لیکن اس اختلاف کو ایک دوسرے کی عزت و آبرو چھیننے کا ذریعہ بنا لینا قطعاً مناسب نہیں۔ اگر آریہ سماج کے سرکردہ ممبروں کی سمجھ میں ہماری یہ بات آ جائے۔ تو ہم ان سے درخواست کریں گے کہ چاوڑی بازار دہلی کی آریہ سماج کے جھگڑے کو تہذیب و اخلاق کی حدود کے اندر رکھیں۔

اچھوت اور گاندھی جی

اگرچہ گاندھی جی کے چیلنج کو اچھوتوں کی آل انڈیا اچھوت لیگ نے منظور کر کے ان پر اچھی طرح واضح کر دیا ہے۔ کہ اچھوتوں کا نمائندہ ہونے کے متعلق ان کا دعوےٰ کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ لیکن یہ بات اس طرح بھی پایہ ثبوت کو پہونچ چکی ہے۔ کہ لنڈن میں اچھوتوں کی طرف سے ۸۹ تار موصول ہوئے ہیں۔ جن میں سے دو کے سوائے تمام پیغامات میں اچھوتوں کی نمائندگی کے متعلق گاندھی جی کے دعوے کے خلاف احتجاج کیا گیا ہے۔ اور ڈاکٹر امبیدکر اور سری نواس پر اعتماد کا اظہار کیا گیا ہے۔ نہایت خوشکن بات یہ ہے۔ کہ گاندھی جی کے وطن احمد آباد کے اچھوتوں نے بھی ان کے خلاف آواز اٹھائی ہے اور گاندھی جی کو اپنا نمائندہ تسلیم کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے۔

جب گاندھی جی پر ان کے شہر کے اچھوتوں کو بھی اعتماد نہیں۔ اور وہ ان کے رویہ سے مطمئن نہیں۔ تو پھر انہیں خواہ مخواہ تمام ہندوستان کے اچھوتوں کا نمائندہ کہلانے کا کوئی حق نہیں۔ بہتر ہو۔ کہ اس دعوے سے وہ خود بخود ہی دست بردار ہو جائیں۔ ورنہ جتنا اصرار کریں گے۔ اتنا ہی اچھوتوں میں زیادہ جوش پیدا ہوگا۔

امرتسر کا جلسہ سیرت النبیؐ اور اخبار "زمیندار"

"زمیندار" اور اس کے ہمنوا مگر بندھوں کی جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ انگیزیاں اس حد تک پہونچ گئی ہیں۔ کہ وہ ہر بات میں مخالفت اور شرارت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ حتےٰ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے متعلق جلسوں کو روکنے۔ اور سرور دو عالم علیہ التحیۃ والسلام کی شان کو دنیا میں ظاہر کرنے سے باز رکھنے میں بھی وہ ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور لگاتے ہیں۔ حالانکہ یہ وہ جلسے ہیں۔ جن میں نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ غیر مذاہب کے لوگوں کو بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق حمیدہ اور صفات عالیہ سے آگاہ کیا جاتا۔ اور ان کے دلوں میں آپ کی عزت و توقیر کا جذبہ پیدا کیا جاتا ہے۔

اس سال سیرت النبیؐ کے جلسوں کے لئے ۸۔ نومبر ۱۹۳۱ء کا دن مقرر تھا۔ اگرچہ "زمیندار" پارٹی کے مسلمان کہلانے والوں نے کئی جگہ ان جلسوں کو ناکام بنانے کی کوشش کی۔ اور ایسی حالت میں کی جبکہ غیر مسلم اصحاب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ صفات بیان کر رہے۔ اور آپ کی بے نظیر شان کے اعتراف میں مصروف تھے۔ لیکن امرتسر میں ان لوگوں نے جلسہ بالکل ہی نہ ہونے دیا۔ اس مقام کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ۲۲۔ نومبر کو پھر جلسہ مقرر کیا گیا۔ اس دفعہ بھی ان لوگوں نے شرارت اور فتنہ پردازی کو انتہا رنگ پہونچا دیا۔ احمدیوں کو بڑی دھمکیاں دیں اور حکام کو آگے جلسہ بند کرنے کے لئے تاک دوڑ کی۔ لیکن مقررہ تاریخ اور مقررہ وقت پر خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت شاندار جلسہ ہوا۔ اور فتنہ پردازوں کو اپنے تمام منصوبوں میں ناکام و نامراد رہنا پڑا۔

"زمیندار" جو اس ساری شرارت کا بانی تھا۔ نہایت بے تابی کے ساتھ اس بات کا منتظر تھا۔ کہ کب خبر آتی ہے۔ کہ اب کے بھی امرتسر میں سیرت النبیؐ کا جلسہ اس کے سورمے جوانوں نے روک دیا۔ اور کئی احمدیوں کے سر پھوڑ دیئے گئے۔ لیکن جب کسی اور ذریعہ سے اسے یہ اطلاع نہ ملی۔ تو اس نے اپنی بے تابی "الفضل" کے ذریعہ دور کرنے کی کوشش کی مگر اس میں بھی اسے کامیابی نہ ہوئی۔ چنانچہ مولوی ظفر علی اپنے چہرہ پر "نقاش" کا نقاب ڈال کر لکھتے ہیں:۔

"۲۲۔ نومبر کی تاریخ بھی گزر گئی۔ اور اگلا دن بھی گزر گیا۔ بےحد بے تابی سے الفضل کی اشاعت ۲۴۔ نومبر کا انتظار کر رہا تھا۔ کہ دیکھوں قادیانی کے تین ہزار فدائیوں کے عظیم الشان اجتماع کی کیا کیفیت اس میں درج ہے۔ ..... خدا خدا کر کے آج ۲۴۔ نومبر کی صبح کی ڈاک میں الفضل آیا۔ میں نے جلدی میں کھولا۔ سارے ورق الٹے۔ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا۔ مگر امرتسر کے مسعودہ جلسہ کی کوئی کیفیت نظر نہ آئی۔ میں حیران تھا۔ کہ یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہے"

معلوم ہوتا ہے۔ نقاش صاحب کی حد سے بڑھی ہوئی بے تابی نے بصیرت کے ساتھ ہی اُن کی بصارت بھی کھو دی۔ ورنہ "الفضل" کے جس پرچہ کا انہوں نے ذکر کیا ہے۔ اس کے صفحہ اول کے پہلے ہی کالم میں حسب گنجائش یہ سطور درج ہیں:۔

"امرتسر کے جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کئی ایک (اصحاب قادیان سے) گئے۔ احراریوں وغیرہ کی فتنہ انگیز کوششوں کے باوجود خدا کے فضل سے جلسہ نہایت کامیاب ہوا۔ مسلم و غیر مسلم اصحاب نے سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دلچسپ تقریریں کیں۔ جلسہ میں اس کثرت سے لوگ شریک ہوئے۔ کہ جلسہ گاہ بالکل پُر ہو گئی۔ اور کئی لوگوں کو جگہ نہ ملنے کی وجہ سے واپس جانا پڑا۔ مفصل رپورٹ آئندہ درج کی جائے گی"۔ چنانچہ ۲۶۔ نومبر کے پرچہ میں مفصل رپورٹ درج کی جا چکی ہے جسے پڑھ کر نقاش اور اس کے ساتھیوں کو معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ ان کی گیدڑ بھبکیاں احمدیوں کے لئے کچھ حقیقت نہیں رکھتیں۔ اور وہ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کے رستہ میں مردانہ وار اقدام اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

اشتہار "آخری فیصلہ" اور مولوی ثناء اللہ صاحب

احمدیت کی صداقت پر ایک برہانِ قاطع

(۳)

اعتراضات کے جواب

اب ہم مولوی ثناء اللہ صاحب کے تازہ اعتراضات کا جواب دیتے ہیں۔ اعتراض اوّل کا جواب تو دلیل یازدہم کی چار عبارتوں میں موجود ہے۔ آج بے شک آپ کو لفظ مباہلہ نظر نہیں آتا۔ مگر آج سے ربع صدی پیشتر آپ کو بخوبی نظر آتا تھا۔ اور بار بار اس اشتہار کو اشتہار مباہلہ قرار دیتے تھے۔ غالباً ان کا یہ فقرہ کہ "بوڑھے جلدی بھول جاتے ہیں۔" (تفسیر ثنائی جلد ۲ صہ ۲۴) ان کے حق میں صادق آ رہا ہے۔ دوم:۔ لفظ مباہلہ کا اس میں موجود ہونا بھی آپ کے لئے مفید نہیں۔ آپ خود تسلیم کر چکے ہیں کہ "علم بیان میں ایک مضمون مختلف عبارات اور مختلف اشاروں سے ادا کیا جاتا ہے۔ مضمون ادا کرنے والے کو کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ تم نے اس طریق سے کیوں ادا نہیں کیا۔ ایک مضمون مختلف الفاظ میں ادا ہو سکتا ہے۔" (مباحثہ لدھیانہ صہ ۲۱) معلوم ہوتا ہے۔ اسی علم کی وجہ سے آپ نے ۱۹۰۷ء و ۱۹۰۸ء میں اس اشتہار کو اشتہار مباہلہ قرار دیا تھا۔ اور اب محض جہلا کو دھوکہ دینے کے لئے کہہ رہے ہیں۔ کہ اس میں لفظ مباہلہ نہیں۔ سوم:۔ لفظ مباہلہ (مصدر) تو آیت فقل تعالوا ندع الخ میں بھی نہیں۔ اگر کہو۔ کہ اس جگہ لفظ نبتھل دلالت کر رہا ہے۔ تو میں کہتا ہوں۔ کہ اس جگہ بھی الفاظ "میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں۔" بعینہٖ نبتھل کے ہم معنی ہیں۔ پس اعتراض اول باطل ہے ؏

اعتراض دوم کا جواب

رسالہ تشحیذ الاذہان میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو تحریر فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اس دعا کو پیش کر کے یہ کہنا۔ کہ مباہلہ ہو گیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ فوت ہو گئے۔ اس لئے کاذب تھے۔ مکر اور فریب ہے۔ کیونکہ محض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے اشتہار شائع کر دینے سے تو مباہلہ نہیں ہو سکتا تھا۔ جب تک مولوی ثناء اللہ صاحب اس کو منظور نہ کر لیتے۔ اور بالمقابل بددعا نہ کرتے۔ چونکہ انہوں نے اسے منظور نہ کیا۔ لہٰذا یہ مباہلہ نہ ہوا۔ اور اب اس کو مباہلہ (واقع شدہ) قرار دینا مکر و فریب ہے۔ افسوس ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کے بیان کے متعلق بھی کذب بیانی سے کام لیا ہے۔ ہم ذیل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دستخطی تحریر شائع کرتے ہیں۔ جو حضور نے حافظ محمد حسن صاحب ناظم انجمن اہلحدیث لاہور کے مطالبہ پر ان کے نام ارسال کی تھی۔ امید ہے۔ کہ مولوی صاحب کی بھی اس سے تسلی ہو جائے گی۔ جس طرح کہ حافظ صاحب نے بعد ازاں خاموشی اختیار کر لی تھی اور وہ یہ ہے:۔

"میں خدا کو حاضر ناظر جان کر شہادت دیتا ہوں۔ کہ مجھے کامل یقین ہے۔ کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے مقابلہ پر اس اعلان کے مطابق آتے۔ جو آپ نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے خلاف ۱۹۰۷ء میں کیا تھا۔ تو وہ ضرور ہلاک ہوتے۔ اور مجھے یہ یقین ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر جو میں نے مضمون لکھا تھا۔ اس میں بھی لکھ چکا ہوں۔ کہ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ کے متعلق جو کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا تھا۔ وہ دعائے مباہلہ تھی۔ پس چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کے مقابل پر دعا نہیں کی۔ بلکہ اس کے مطابق فیصلہ چاہنے سے انکار کر دیا۔ وہ مباہلہ کی صورت میں تبدیل نہیں ہوئی۔ اور مولوی صاحب عذاب سے ایک مدت کے لئے بچ گئے۔ میری اس تحریر کی شاہد میری کتاب "صادقوں کی روشنی" کے یہ فقرات ہیں "مگر جبکہ اس کے انکار مباہلہ سے وہ عذاب اور طرح بدل گیا۔ تو اس نے منسوخ شدہ فیصلہ کو پھر دہرانا شروع کر دیا" نیز" اگر وہ ایسا کرتا۔ تو خداتعالیٰ اپنی قدرت دکھاتا۔ اور ثناء اللہ اپنی گندہ دہانیوں کا مزا چکھ لیتا۔" غرض میرا یہ ہمیشہ سے یقین ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا دعائے مباہلہ تھی۔ لیکن بوجہ اس کے کہ مولوی صاحب نے اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ دعا مباہلہ نہیں تھی۔ اور اللہ تعالےٰ نے عذاب کے طریق کو بدل دیا" ؏

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۱۶ مارچ ۱۹۳۱ء

اعتراض سوم کا جواب

مولوی صاحب:۔ کہتے ہیں۔ جب حضرت مرزا صاحب نے مباہلہ کے معاملہ کو اخیر مئی پر رکھا تھا۔ تو اسے ۱۵ اپریل کو کرنے کا دعویٰ غلط ہے۔ اور یہ ان کے مریدوں کا الزام ہے مجھے مولوی صاحب کی اس عبارت کو پڑھ کر نہایت افسوس ہوا۔ کہ وہ کس طرح مخلوقِ خدا کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ بہرحال ان کے اس اعتراض کے جواب حسب ذیل ہیں:۔ اول:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہی ارادہ تھا۔ کہ مباہلہ حقیقۃ الوحی کی طباعت کے بعد ہو۔ اور اس مباہلہ کی صورت جیسا کہ بدر ۴ اپریل میں مذکور ہے یہی تھی کہ آپ حقیقۃ الوحی پڑھنے کے بعد تکذیب اور بددعا کا اشتہار شائع کر دیتے۔ مگر بعد ازاں مشیت ایزدی نے یہی چاہا۔ کہ آپ کے چیلنج مباہلہ کو جلد اور عام صورت میں منظور کر کے دعائے مباہلہ شائع کر دی جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہو گیا۔ اس میں کونسا حرج لازم آتا ہے۔ بالخصوص جبکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشتہار ۱۵ اپریل کے متعلق فرمایا بھی ہے۔ کہ

"ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے۔ یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں۔ بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔"

(بدر ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء)

گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تجویز کو مشیت ایزدی نے زیادہ نمایاں صورت میں پورا کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو تجویز فرمائی تھی۔ وہ مزید اتمام حجت کے لئے اور بالفاظ ایڈیٹر صاحب اخبار بدر" باوجود اس قدر شوخیوں اور دلآزاریوں کے جو ثناء اللہ سے ہمیشہ ظہور میں آتی ہیں۔ حضرت اقدس نے پھر بھی اس پر رحم کر کے فرمایا۔ کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو۔" لیکن چونکہ علم الہٰی میں ثناء اللہ پر کافی اتمام حجت ہو چکی تھی۔ اس لئے اس کے ۲۹ مارچ کے چیلنج مباہلہ کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے تحریک فرما کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ۱۵ اپریل کو ہی دعائے مباہلہ شائع کرا دی۔

دوم:۔ اخبار بدر مذکور میں حقیقۃ الوحی والے مباہلہ کے علاوہ مباہلہ کی ایک دوسری صورت بھی مذکور ہے۔ اور اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"اگر آپ (مولوی ثناء اللہ صاحب) اس بات پر ہی راضی ہیں کہ بالمقابل کھڑے ہو کر زبانی مباہلہ ہو۔ تو پھر آپ قادیان آ سکتے ہیں - - - - - - - - - - اور قادیان آنے کی صورت میں ہم شرط حقیقۃ الوحی کو بھی ضروری نہیں سمجھتے - - - - - - - - - - اگر آخر الذکر مباہلہ کو مولوی ثناء اللہ پسند کرے۔ تو جب چاہے۔ وہ آ سکتا ہے" (بدر ۴ اپریل ۱۹۰۷ء) معلوم ہوا حقیقۃ الوحی کے بھیجنے کی صورت میں جو مباہلہ تھا۔ وہ ایک تجویز تھی۔ جو مولوی ثناء اللہ صاحب کی مرضی سے بھی بدل سکتی تھی۔ اور فی الفور بھی زبانی مباہلہ ہو سکتا تھا اندریں صورت اگر اللہ تعالیٰ نے ۱۵ اپریل کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دعائے مباہلہ شائع کرا دی۔ تو اس میں کونسا اعتراض ہو سکتا ہے؟

سوم:۔ اگر ذرا غور کیا جائے۔ تو صاف نظر آ جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پندرہ اپریل کو دعائے مباہلہ شائع فرمانا آپ کی صداقت کا ایک زبردست اور بین ثبوت ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ یہ سب مشیت ایزدی سے ہوا تفصیل اس کی یوں ہے

کہ ۲۹ مارچ کے اہلحدیث میں مولوی صاحب نے چیلنج مباہلہ دیا۔ ۴ اپریل کے بدر میں اس کا جواب دیا گیا۔ اور مباہلہ کے لئے دو صورتیں مقدم الذکر پیش کی گئیں۔ ما بیشتر اس کے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر کی پیش کردہ صورتوں پر مباہلہ کرتے۔ یا اس کو رد کرتے۔ خدا تعالیٰ ۱۵ اپریل کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دعائے مباہلہ شائع کرا دیتا ہے۔ کیونکہ اسے معلوم تھا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب مباہلہ سے گریز کریں گے۔ اور ۱۹ اپریل کے اہلحدیث میں لکھ دیں گے

"میں نے آپ کو مباہلہ کے لئے نہیں بلایا۔ میں نے تو قسم کھانے پر آمادگی کی ہے۔ مگر آپ اس کو مباہلہ کہتے ہیں۔ حالانکہ مباہلہ اس کو کہتے ہیں۔ جو فریقین مقابلہ پر قسمیں کھائیں۔ میں نے حلف اٹھانا کہا ہے مباہلہ نہیں کہا۔ قسم اور ہے۔ مباہلہ اور ہے۔ ہم قسم کھانے کو تیار ہیں۔ مگر پہلے یہ بتا دیں کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا۔" (اہلحدیث ۱۹ اپریل ۱۹۰۷ء)

اور اگر اس کے بعد دعائے مباہلہ شائع ہوئی۔ تو بے موقعہ ہوگی۔ کیونکہ اس وقت چیلنج دہندہ اپنے چیلنج کو واپس لے چکا ہوگا۔ اس لئے قبل اس کے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ۲۹ مارچ کی تحریر کے صریح خلاف ۱۹ اپریل کے اہلحدیث میں اپنے مباہلہ سے فرار کا اعلان کریں۔ خدائی گرفت واقع ہو گئی۔ اور معاندین پر اتمام حجت ہو گئی۔ اور مولوی ثناء اللہ نے جس طرح مباہلہ سے گریز کیا۔ ایسا ہی دعائے مباہلہ کی اشاعت پر اس کو بھی نامنظور کر دیا۔ تاکہ خدا تعالیٰ کا ارشاد پورا ہو

ولا یتمنونہ ابداً بما قدمت ایدیھم۔

چہارم:۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرود کے سامنے ذات باری کے اثبات میں ربی الذی یحیی و یمیت پیش کیا۔ لیکن جب اس نے اس میں حیل و حجت کی۔ تو اسی احیاء و اماتت کی ایک نمایاں صورت ان اللہ یاتی بالشمس من المشرق پیش کر دی۔ جس پر ارشاد ہوا فبھت الذی کفر۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے وقت کے ابراہیم بھی تھے۔ فیصلہ کی صورت مباہلہ فریقین میں زیر بحث تھی۔ قبل اس کے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ۱۹ اپریل کے اہلحدیث میں اس کھلے برہان کے متعلق کوئی حیل و حجت کر سکیں ابراہیم ثانی کے قلم سے خداوند تعالیٰ دعائے مباہلہ شائع کرا دیتا ہے جو دراصل بدر والی دلیل کی ہی نمایاں صورت ہے۔ چنانچہ اس پر وہی نظارہ ہوتا ہے۔ کہ مولوی صاحب حواس باختہ ہو کر کہہ دیتے ہیں۔ کہ آپ نے اس کو میری منظوری کے بغیر کیوں شائع کر دیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ سچ ہے۔ فبھت الذی کفر۔ اسی لئے جب مولوی ثناء اللہ صاحب نے حقیقۃ الوحی کے لئے لکھا۔ تو ان کو جواب دیا گیا۔ کہ اب اس آخری فیصلہ والی دعائے مباہلہ کے بعد اس مباہلہ کی ضرورت نہیں۔ جو حقیقۃ الوحی کے پڑھنے کے بعد ہونا تھا۔ مولوی صاحب نے خود بھی لکھا ہے۔

"گو مرزا صاحب نے حقیقۃ الوحی کی اشاعت پر مباہلہ موقوف رکھا تھا۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ انہوں نے اس دعاء کو مباہلہ (حقیقۃ الوحی پڑھنے کے بعد والا مباہلہ۔ ناقل) سے زیادہ فیصلہ کن قرار دیا۔ اسی لئے جب بعد اشاعت کتاب حقیقۃ الوحی میں نے ۱۳ جون ۱۹۰۷ء کو ایک خط کے ذریعہ یاد دلایا۔ کہ حسب اعلان خود کتاب حقیقۃ الوحی مجھے بھیجئے۔ تو مرزا صاحب کی طرف سے جواب ملا۔ کہ دعاء آخری فیصلہ کے بعد کتاب بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ اخبار بدر ۱۳ جون ۱۹۰۷ء" (اہلحدیث ۱۱ ستمبر ۱۹۳۱ء)

پس اشتہار ۱۵ اپریل کی دعائے مباہلہ کا حقیقۃ الوحی سے پہلے شائع ہو جانا موجب اعتراض نہیں۔ بلکہ دلیل صداقت ہے۔

دعائے مباہلہ اور الہام "اجیب دعوۃ الداع"

مولوی صاحب عام طور پر کہا کرتے ہیں۔ اور اس مضمون میں بھی انہوں نے لکھا ہے کہ

"دعائے مرزا خدا کی جناب میں مقبول ہوئی۔ کیونکہ مرزا صاحب نے خود فرمایا ہے۔ جب میں نے ثناء اللہ کے متعلق دعا کی۔ تو مجھے الہام ہوا اجیب دعوۃ الداع" (اہلحدیث ۱۱ ستمبر) میں نے اس کے متعلق کتاب تفہیمات ربانیہ میں مفصل لکھا ہے۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ جب یہ دعاء دعائے مباہلہ ہے۔ جیسا کہ ہم ثابت کر چکے ہیں۔ تو اس کے متعلق الہام اجیب دعوۃ الداع ہونے میں کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ بیشک یہ دعائے مباہلہ منظور ہوئی۔ اور خدا نے اجیب دعوۃ الداع کا الہام نازل فرمایا۔ جس کے معنی یہ تھے۔ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر مباہلہ ہوا۔ تو ٹھیک ثناء اللہ پر ہی لعنت الٰہی پڑیگی۔ اور وہی ہلاک ہوگا۔ اس کی مثال بعینہ آیت مباہلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں فرماتا ہے فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت ہوگی۔ گویا یہ وحی بطور وعدہ ہے مگر نصاریٰ نجران جن کے متعلق اس آیت کا شان نزول لکھا جاتا ہے۔ وہ ہلاک نہ ہوئے۔ کیونکہ انہوں نے مباہلہ نہ کیا۔ اور خدا تعالیٰ کے اس وعدہ کا ظہور نہ ہوا۔ بعینہ اسی طرح اس جگہ ہوا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے مباہلہ سے انکار کر دیا۔ اس لئے نصاریٰ نجران کی طرح بچ گئے ورنہ اگر وہ اس فیصلہ کے لئے مستعد ہوتے۔ کہ کاذب صادق سے پہلے مر جائے۔ تو ضرور پہلے مرتے جیسا کہ دعا اور الہام کے ظہور کیلئے ضروری تھا

مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی

میں علی وجہ البصیرت اس بات پر قائم ہوں۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی احمدیت کی سچائی کا ایک بڑا ثبوت ہے۔ جس کی تین وجہیں ہیں۔ اول مولوی صاحب کی یہ زندگی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ہے۔ حضور نے مولوی صاحب کے متعلق لکھا ہے:۔

"اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے۔ کہ کاذب صادق سے پہلے مر جائے تو ضرور وہ پہلے مرینگے۔" (اعجاز احمدی ص ۳۷)

جس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنی تھے۔ کہ اگر وہ اس کے لئے مستعد نہ ہوئے۔ تو پہلے نہ مرینگے۔ بلکہ بعد میں مرینگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دوسری جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ "ہزاروں اعداء آپکی (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم) وفات کے بعد زندہ رہے۔ ہاں جھوٹا مباہلہ کرنیوالا سچے کی زندگی میں ہلاک ہوا کرتا ہے۔ ایسا ہی ہمارے مخالف بھی ہمارے مرنے کے بعد زندہ رہیں گے۔" (الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

پس مولوی صاحب کی موجودہ زندگی جو ان کو مباہلہ سے گریز کی وجہ سے ملی حضرت اقدس کے اعلان کے مطابق ہے۔ اور احمدیت کی سچائی کا ثبوت ہے،

دوم:۔ اشتہار ۱۵ اپریل کے جواب میں حاشیہ پر نائب ایڈیٹر اہلحدیث نے یہ بھی لکھا تھا:۔ "قرآن تو کہتا ہے۔ کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے سنو! من کان فی الضلالۃ فلیمدد لہ الرحمن مدا اور انما نملی لھم لیزدادوا اثما اور یمدھم فی طغیانھم یعمھون وغیرہ آیات تمہاری اس دجل کی تکذیب کرتی ہیں۔ اور سنو! بل متعنا ھؤلاء و آباءھم حتی طال علیھم العمر جن کے صاف یہ معنی ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کر لیں" ص ۴

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کے متعلق لکھا ہے۔ کہ "میں اس کو صحیح جانتا ہوں۔" (اہلحدیث ۱۳ جولائی ۱۹۰۷ء) اس لئے ان کے مقرر کردہ معیار کے مطابق بھی مولوی صاحب جھوٹے ہیں اور سلسلہ احمدیہ برحق۔ نیز۔ کہ یہ تمام آیات مکذبین انبیاء کے متعلق ہیں۔ مدعی رسالت کاذب کے متعلق نہیں۔ اور نیز یہ عام قانون ہے۔ مباہلہ کرنیکی صورت میں خاص قانون جاری ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ کاذب صادق کی زندگی میں مر جاتا ہے۔ سوم:۔ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ اپنے سلسلوں کی تائید و نصرت میں قدرت نمائی کا ثبوت دیتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ ایک طرف نبیوں کی ابتدائی حالت کمزور ہوتی ہے۔ اور دوسری طرف وکذالک جعلنا لکل نبی عدوا من المجرمین کے مطابق ان کے اعداء تمام مکر و حیلہ استعمال کرتے ہیں۔ لیکن ان حالات میں اس سلسلہ کا بڑھنا خدائی نصرت کی دلیل ہوتی ہے۔ مولوی ثناء اللہ کا مقصد کیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۵ اپریل کے اشتہار میں لکھا ہے "میں دیکھتا ہوں۔ کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے۔ اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے۔"

خود مولوی ثناء اللہ صاحب ازراہ فخر لکھتے ہیں:۔

"اس وقت پنجاب میں اور ہندوستان میں اگر میں یہ کہوں۔ کہ مرزا کی مخالفت میں سب سے اول نمبر پر میں ہوں۔ تو غالباً یہ دعویٰ مبالغہ پر مبنی نہ ہوگا۔" (اہلحدیث ۲۲ نومبر ۱۹۰۶ء ص ۲)

ان حالات میں مولوی ثناء اللہ صاحب کا مہلت پانا اس کے لئے تو باعث عزت نہیں۔ کیونکہ ایک اور ہستی بھی نسل آدم کی مخالفت کی بناء پر ہی تا قیامت مہلت یافتہ ہے۔ لیکن اہل دانش کے لئے احمدیت کے منجانب اللہ ہونیکا بڑا نشان ہے۔ وہ سلسلہ جس کا بیج بظاہر ناقابل کاشت زمین میں بویا گیا تھا۔ آج اکناف عالم میں پھیل گیا ہے خدا کا جری اپنے نشان کردہ معصوموں کو دنیا کے کناروں سے کھینچ رہا ہے۔ اور خدا نے اس کو ایسے مخلص اور جاں نثار تبع عطا کئے۔ جو جان و مال قربان کرنا سعادت یقین کرتے ہیں۔ حالانکہ سب علماء اور مشائخ بالخصوص یہ اول المکفرین سارا زور لگا چکے۔ کہ کوئی اسکو قبول نہ کرے۔ مگر یہ پودا تو پھل پھول رہا ہے۔ اور اہلحدیث کی جماعت دن بدن مر رہی ہے جس کا اعتراف اخبار اہلحدیث کو بھی ہے۔ دیکھو اہلحدیث ۱۴ مارچ ۱۹۳۰ء اور ۴ اپریل ۱۹۳۱ء

آہ! آج آسمان کے فرشتے بآواز بلند ان سے کہہ رہے ہیں۔ موتوا بغیظکم۔ کیا لاکھوں احمدیوں کو دیکھ کر بھی مولوی ثناء اللہ کو اپنی ناکامی کا احساس نہیں ہوتا؟ کیا وہ ابھی تک بھی محض قوم مسعود دن کا قدیمی نوحہ لگا رہے ہیں؟

سید محمد شریف صاحب گھڑیالوی اہلحدیث

ہر دانشمند جانتا ہے۔ کہ آج تک سلسلہ احمدیہ کے بالمقابل کسی کو مباہلہ کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ یا تو لوگ صاف انکار کر جاتے ہیں۔ یا پھر اس تلخ پیالہ کو حیل وحجت سے ٹالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اہلحدیثوں پر روشن ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے مباہلہ سے انکار کرکے کس طرح ان کو ذلیل کر رکھا ہے۔ اس لئے گزشتہ دنوں انہوں نے سابقہ خفت مٹانے کے لئے ایک شخص سید محمد شریف صاحب ساکن گھڑیالہ کو مباہلہ کرنے کے لئے مجبور کیا۔ اور انہوں نے ایک اشتہار بھی دعوتِ مباہلہ کے نام سے شائع کر دیا۔ مگر بعد میں انہیں سوجھ گیا۔ کہ اس راستہ پر چلنا آسان نہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اسی مصیبت کو مونہہ کھولے کھڑی دیکھ کر فرار اختیار کیا تھا لہذا ان صاحب نے بھی ایسی باتیں پیش کر دی ہیں۔ کہ مباہلہ نہ ہو سکے۔ گویا وہ اصولی امور جیسے دونوں جانب سے دو فریق پیش ہوں۔ دعائے مباہلہ سے پہلے اتمام حجت کے لئے مختصر تقاریر ہوں۔ سے ہی انکار کر رہے ہیں۔ اور اسی میں اپنی سلامتی سمجھتے ہیں۔ اس واقعہ نے بھی خدا تعالیٰ کے فرمودہ ولن یتمنوہ ابداً کی ایک مرتبہ اور تصدیق کر دی ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب سے مطالبۂ حلف

مندرجہ بالا بیانات کے بعد اشتہار ۱۵۔ اپریل کے متعلق مزید کسی ثبوت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ لیکن مولوی صاحب کی اپنی ذات پر انتہائی اتمام حجت کے لئے میں ایک اور طریق پیش کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب بلا ایچ پیچ صاف لفظوں میں حلف اٹھائیں کہ "میں نے حضرت مرزا صاحب کے اشتہار ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کی دعا کو کبھی بھی (نہ ۱۹۰۷ء میں۔ نہ بعد) دعائے مباہلہ نہیں سمجھا۔ اور نہ لکھا۔ بلکہ ہمیشہ اس کو یکطرفہ بد دعاء اور قطعی فیصلہ جس میں میری منظوری یا عدم منظوری کا کوئی دخل نہ تھا۔ سمجھتا رہا ہوں۔ اور اے خدا علیم وخبیر جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ اگر میں اس حلف میں دروغگوئی سے کام لے رہا ہوں۔ اور خلاف واقع ظاہر کر رہا ہوں۔ تو مجھے ایک سال کے اندر اندر مبتلائے عذاب کر۔ آمین"

اگر مولوی صاحب ایسی کھلی قسم کھا لیں۔ اور پھر اس کے ایک سال بعد عذاب الٰہی سے بچ رہیں۔ تو یہ سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ مولوی صاحب اسے یکطرفہ دعاء قرار دینے کے دل سے دعویدار ہیں۔ ورنہ اب تو صاف ظاہر ہے۔ کہ اپنے سابقہ بیانات کے صریح خلاف تشہیر کرکے وہ کذب بیانی اور مخلوقِ خدا کی گمراہی کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ والسلام

(نوٹ) "اہلحدیث" نے ۱۸ ستمبر کے مضمون کو بصورت اشتہار بھی شائع کیا ہے اس لئے اگر کوئی دوست ضرورت محسوس کریں۔ تو اس سارے مضمون کو بھی جواباً اشتہار کی صورت میں شائع کر سکتے ہیں۔

خاکسار اللہ دتا جالندھری از حیفا فلسطین

اکسفرڈ میں مسلمانوں کے مطالبات کے متعلق

جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر

مولانا مہر اپنے ایک مکتوب میں جو ۲۴ نومبر کے "انقلاب" میں شائع ہوا ہے۔ تحریر فرماتے ہیں:۔

اس ہفتے بہت سی تقریبیں پیش آئیں جن کا ذکر ضروری تھا لیکن کس کس کو تفصیل سے لکھوں۔ قومی نقطہ نگاہ سے اکسفرڈ کی ایک تقریب کا ذکر ضروری ہے۔ اکسفرڈ میں ایک انجمن ہے جس کا نام "ریلے سوسائٹی" ہے۔ اور جسے عام طور پر انگریزی نوآبادیوں یا بہ اصطلاح مشہور مستعمرات کے مسائل سے تعلق ہے۔ مسٹر کوپ لینڈ جو اکسفرڈ یونیورسٹی میں تاریخ مستعمرات کے پروفیسر ہیں۔ اس کے پریذیڈنٹ ہیں۔ گول میز کانفرنس کی وجہ سے آج کل عام انگریز ہندوستان پر بھی بطور خاص متوجہ ہیں۔ چنانچہ ریلے سوسائٹی نے پچھلے ہفتے گاندھی جی کو دعوت دی تھی۔ کہ وہ ان کے روبرو ہندوستان کے مسائل کے متعلق تقریر کریں۔ گاندھی جی گئے۔ انہوں نے تقریر کی۔ اور یہاں کے عام طریق کے مطابق تقریر کے بعد حاضرین نے ان سے متعدد سوالات کئے۔ بتایا جاتا ہے۔ کہ اس تقریر کا عام رجحان مسلمانوں کے حق میں نہ تھا۔ اور سوالات کے دوران میں جب ایک صاحب نے سوال کیا۔ کہ مسلمانوں کے ساتھ کیوں سمجھوتہ نہیں ہوتا۔ تو گاندھی جی نے جھٹ یہ جواب دیدیا۔ کہ گول میز کانفرنس کے مسلم مندوبین نامزدگان حکومت ہیں۔ اور وہ حکومت کے ایما پر چل رہے ہیں۔ لہذا سمجھوتہ نہیں ہوتا۔

چوہدری ظفر اللہ خاں کو دعوت

گاندھی جی کی تقریر کے بعد سوسائٹی کے بعض ممبروں نے یہ خیال ظاہر کیا۔ کہ اب کسی مسلمان کو تقریر کے لئے بلانا چاہیئے۔ تاکہ مسلمانوں کا زاویہ نگاہ بھی معلوم ہو سکے۔ اس خیال کو سوسائٹی کے عام ممبروں نے پسند کیا۔ اور چوہدری ظفر اللہ خاں کو بلایا گیا۔ چوہدری صاحب کا بہت اچھا استقبال ہوا صدر سوسائٹی نے لنچ میں متعدد ارباب علم وفضل کو بلایا۔ ان میں ڈاکٹر ایڈورڈ ٹامسن بھی شامل تھے جنہوں نے پچھلے دنوں "ٹائمز" میں علامہ اقبال کے مسلم لیگ والے خطبۂ صدارت پر اعتراض کیا تھا۔ اور اس کا جواب انہوں نے "ٹائمز" میں دیا تھا۔ شام کو ایک گھنٹہ تک چوہدری صاحب نے تقریر کی جس میں ہندوستان کے اندر مختلف اقوام کے کلچر۔ تمدن۔ طرز بود وماند۔ طریق فکر ونظر۔ معتقدات۔ دینیات۔ ذہنیت۔ زندگی بلکہ اسماء تک کے اختلافات کو انتہائی وضاحت کے ساتھ پیش کیا۔ اور اس طرح وہ تمام بنیادیں سامعین کے روبرو پیش کر دیں۔ جن پر مسلمانوں کے مطالبات تحفظ مبنی ہیں۔

ہندوؤں اور مسلمانوں میں تفاوت

چوہدری صاحب نے بتایا۔ کہ اونچی جاتیوں کے ہندو اچھوتوں اور دوسرے غیر ہندوؤں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں۔ ان کے کلچر اور مسلمانوں کے کلچر میں کیا فرق ہے۔ ہندو گائے کی پرستش کرتے ہیں مسلمانوں کے نزدیک یہ ایک حلال طیب جانور ہے۔ ہندو سود کا کاروبار کرتے ہیں مسلمانوں کے مذہب میں سود لینا اور دینا ممنوع ہے۔ مسلمان عموماً زمیندار اور کاشتکار ہیں۔ ہندو یا تو بینکر اور تاجر ہیں۔ اس اختلاف کی وجہ سے دونوں قوموں کے مقاصد میں ہر وقت تصادم کا اندیشہ رہتا ہے۔ طریق انتخاب پر بحث کرتے ہوئے چوہدری صاحب نے فرمایا۔ کہ یہاں انگلستان میں عام لوگوں کے ناموں سے ہرگز ظاہر نہیں ہو سکتا۔ کہ کون رومن کیتھولک ہے۔ اور کون پراٹسٹنٹ ہے۔ لیکن ہندوستان میں ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں کی ایک مشترکہ فہرست میرے سامنے یا کسی دوسرے ہندوستانی کے سامنے رکھدی جائے تو وہ ایک نظر میں بتا دیگا۔ کہ ہندو کون ہے۔ مسلمان کون ہے اور سکھ کون ہے۔ ان حالات میں ہمارے ہاں مخلوط انتخاب رائج ہو۔ تو اس کی کیفیت یہاں کے پراٹسٹنٹ اور کیتھولک رقیب امیدواروں سے بالکل مختلف ہوگی۔ یہاں کے ووٹر محض ناموں سے مذہب معلوم نہیں کر سکتے۔ لیکن ہمارے ہاں حالت بالکل مختلف ہے۔ معہذا جن اہم اختلافات کا میں اوپر ذکر کر چکا ہوں۔ وہ پانچ سال کے بعد ایک مرتبہ ووٹ اکٹھے دینے سے دور نہیں ہو سکینگے۔ غرض چوہدری صاحب نے نہایت وضاحت کے ساتھ اسلامی مطالبات کے اصول اور مبانی حاضرین کے سامنے پیش کئے۔ جن سے سب بے حد متاثر ہوئے۔

سوالات وجوابات

تقریر کے بعد سوا گھنٹے تک سوالات کا سلسلہ جاری رہا۔ اور چوہدری صاحب جوابات دیتے رہے۔ ان میں گاندھی جی کا وہ خیال بھی چوہدری صاحب کے سامنے ایک صاحب نے سوال کے ضمن میں پیش کیا جس کا تذکرہ اوپر کر آیا ہوں۔ چوہدری صاحب نے اس کا بھی مسکت جواب دے دیا۔ آخر میں مسٹر کوپ لینڈ نے فرمایا۔ کہ یہاں کے لوگوں کے سامنے مسلمانوں کے مطالبات پیش ہونے کا یہ پہلا موقعہ ہے۔ گاندھی جی سے جتنے سوالات کئے گئے تھے۔ ان کے جوابات کی نسبت حاضرین کا احساس یہ تھا۔ کہ وہ مبہم تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گاندھی جی صاف بات نہیں کہنا چاہتے۔ لیکن چوہدری صاحب کے تمام جوابات صاف۔ واضح۔ بیّن اور غیر مبہم تھے۔

سارے ہندوستان میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شاندار جلسے

دہلی میں خواتین کا جلسہ

۸ر نومبر سیرۃ النبیؐ کا جلسہ ایوان نصرت الموسوم زنانہ کلب واقع دریا گنج میں بصدارت جناب بیگم صاحبہ مولانا محمد علی صاحب منعقد ہوا۔ مسلم اور غیر مسلم خواتین نے نہایت اشتیاق اور اخلاص سے جلسہ میں شرکت اختیار کی۔ حاضرات کی تعداد آٹھ سو کے قریب تھی۔ جلسہ گاہ جھنڈیوں اور قطعات سے مزین تھی۔ دو سو کرسیاں سٹیج کے ارد گرد بچھائی گئی تھیں۔ کچھ بنچ تھے۔ باقی دریوں اور چاندنیوں کا فرش کیا گیا تھا۔ تلاوت اہلیہ صاحبہ حاجی الہی بخش صاحب اور نعت خوانی آمنہ بیگم صاحبہ بنت شیخ غلام احمد صاحب نومسلم نے کی۔ بیگم صاحبہ مولانا محمد علی صاحب۔ اہلیہ صاحبہ سید احمد خان صاحب ایس ۔ دو آرہ صاحبہ لیڈی سپرنٹنڈنٹ گرلز سکول۔ والدہ صاحبہ امۃ الرشید صاحبہ بی۔ اے۔ اہلیہ صاحبہ ذکر الرحمن صاحب انوری بیگم صاحبہ بنت عبدالعزیز صاحب۔ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر شمس الدین صاحب۔ والدہ صاحبہ شریف احمد صاحب۔ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب۔ اہلیہ صاحبہ بابو نذیر احمد صاحب۔ جن زمانی بیگم صاحبہ خضر سلطان صاحبہ۔ عزیز بیگم صاحبہ۔ آمنہ بیگم صاحبہ اور عاجزہ نے سیرت النبیؐ پر تقاریر کیں۔ جلسہ خدا کے فضل سے نہایت کامیاب رہا۔ (اے۔ ایم شمیم سکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی)

ہمان پور (ریاست بہاولپور) میں جلسہ

۸ر نومبر جلسہ ہوا۔ مولانا عبد اللطیف صاحب اور جناب ماسٹر محمد اسحاق صاحب بی۔ ایس۔ سی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ پر موثر تقاریر کیں۔ نامہ نگار

گوگری جمالپور (مونگیر) میں جلسہ

سیرت نبویؐ پر یہاں جلسہ کیا گیا۔ مولوی حمید کمال الدین صاحب صدر تھے۔ بابو اندر نارائن صاحب پانڈے سب رجسٹرار، حافظ ابو صالح عبد اللہ صاحب۔ پنڈت وسر کھ جھا صاحب۔ بابو پیارے لال صاحب وکیل۔ بابو کشب لال صاحب اور عاجز نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریریں کیں

خاکسار سید وزارت حسین

کلانور میں جلسہ

بصدارت شیخ امام الدین صاحب جلسہ ہوا۔ مرزا مبارک بیگ صاحب اور شیخ محمد طفیل صاحب نے تقریریں کیں۔ (نامہ نگار)

صوبہ دہلی میں جلسے

علاوہ دہلی کے عظیم الشان جلسہ کے مندرجہ ذیل مقامات پر بھی کامیاب جلسے ہوئے۔

شاہدرہ ۸ر مولوی عبد المجید صاحب بی۔ اے نے سیرت نبویؐ پر تقریر کی

پہاڑ گنج ۸ر حافظ عبد السلام صاحب اور شیخ عبد الحکیم صاحب نے تقریریں کیں

دہلی گیٹ ۸ر ترا ہا بہرام خان میں شیخ غلام احمد صاحب نے تقریر کی۔ خاکسار عبد المجید سکرٹری انجمن احمدیہ

رکھ مو۔ جھنگی میں جلسہ

۸ر نومبر جلسہ ہوا۔ میں نے اور خان صاحب غلام شبیر خان صاحب کلاچی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ پر تقریریں کیں۔ جلسہ میں ہندوؤں کو بھی مدعو کیا گیا۔ خاکسار شیر دار خان عفی اللہ عنہ

لاہور میں خواتین کا جلسہ

برکت علی محمڈن ہال میں زیر صدارت خوش دامن صاحبہ مسٹر عبد القادر بہت کامیابی کے ساتھ جلسہ ہوا۔ حاضرات کی تعداد پانصد کے قریب تھی۔ تلاوت مسز احمد دین صاحب نے کی۔ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبد الحی صاحب نے نعت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں شریمتی اودیش کماری نے نہایت موثر اور دلکش تقریر کی۔ مسز محمد بیگ صاحب۔ بیگم صاحبہ مولوی محمد علی صاحب۔ حاجیہ امتیاز فاطمہ صاحبہ۔ اہلیہ ملک کرم الہی صاحب۔ اور بنت چوہدری محمد اسحاق صاحب نے بھی کامیاب تقریریں کیں۔ عاجزہ کی لڑکی عفت عزیز نے شاہنامہ اسلام میں سے سلام پڑھا۔ اور برکت بیگم صاحبہ نے مولود شریف پڑھا۔ ایک ننھی بچی نے "ہمارا ہندوستان" والی نظم پڑھ کر سنائی۔ خاتمہ پر صاحب صدر نے دو۲ روپے عفت عزیز کو دو۲ روپے اس چھوٹی بچی کو جس نے "ہمارا ہندوستان" والی نظم پڑھی تھی۔ اور پانچ روپے شریمتی اودیش کماری کو انعام دیئے۔ شریمتی موصوفہ نے یہ روپے اشاعت اسلام فنڈ کے لئے عاجزہ کو دے دیئے۔ بالآخر جلسہ دعا پر نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔

خاکسار اہلیہ مولوی محمد فضل حق صاحب مرحوم سکرٹری لجنہ اماء اللہ

مارٹی (اٹک) میں جلسہ

بصدارت مولوی عبد المجید صاحب جلسہ ہوا۔ قاضی محمد حسن صاحب اور صاحب صدر نے تقریریں کیں۔ نامہ نگار

ڈھوک قاضی میں جلسہ

۸ر نومبر جلسہ ہوا۔ مولوی فتح محمد صاحب اور مولوی عبد المجید صاحب نے تقریریں کیں۔ لوگ نہایت اچھا اثر لے کر گئے۔

خاکسار محمد عبد الرحمن

او ڈھیڑی میں جلسہ

مولوی برہان الدین صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ مولوی غلام یحیٰی خان صاحب مولوی محمد حسن صاحب اور صاحب صدر نے تقریریں کیں۔ (نامہ نگار)

پھلوالہ میں جلسہ

جمعدار نور محمد خان صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ حافظ محمد خورشید صاحب اور منشی مہر خان صاحب نے تقریریں کیں۔ نامہ نگار

کوٹ بھچی میں جلسہ

صدر مولوی محمد شریف صاحب تھے۔ حافظ عبد الکریم صاحب مولوی محمد قاسم صاحب۔ حافظ عبد اللطیف صاحب۔ مولوی عبد الغنی صاحب منشی غلام مہدی صاحب۔ اور مولوی محمد شریف صاحب نے تقریریں کیں۔ لوگ بہت متاثر ہوئے۔ (نامہ نگار)

اخلاص (بانگسنا) میں جلسہ

حافظ میاں احمد صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ چوہدری محمد زمان صاحب۔ شیر محمد صاحب۔ محکم دین صاحب۔ غلام ربانی صاحب ماسٹر نرائن داس صاحب اور صاحب صدر نے تقاریر کیں۔ (نامہ نگار)

نوتھ میں جلسہ

۸ر نومبر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر محمد صدیق صاحب نے تقریر کی۔ (نامہ نگار)

مرجال میں جلسہ

سیرت نبویؐ پر جلسہ منعقد ہوا جس میں مولوی محمد سلیمان صاحب نے تقریر کی۔ (نامہ نگار)

چورہ (کیمبل پور) میں جلسہ

پیر مخدوم حسین شاہ صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ جہاں داد خان صاحب۔ عبد العلی شاہ صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں

(خاکسار شہباز خان)

راجڑ (اٹک) میں جلسہ

بصدارت راجہ پیر بخش صاحب جلسہ ہوا۔ اعتبار خان صاحب اور میاں خان صاحب نے تقریریں کیں۔ (نامہ نگار)

چونترہ میں جلسہ

عباس خان صاحب نمبردار کی بیٹھک میں جناب احمد خان صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ میراں بخش صاحب عباس خان صاحب اور عبد اللہ صاحب امام مسجد نے الفضل کے خاتم النبیین نمبر سے مضامین پڑھ کر سنائے۔ دو کاندار لکھمی چند نے ایک نعتیہ نظم پڑھی۔ (نامہ نگار)

گگن میں جلسہ

محمد نواز صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ منشی خان محمد صاحب اور نواب خان صاحب نے الفضل کے خاص نمبر سے مضامین پڑھ کر سنائے۔ (نامہ نگار)

نور پور میں جلسہ

زیر صدارت منظر خان صاحب جلسہ ہوا۔ ملک عبد اللہ خان صاحب اور غلام محمد صاحب نے تقریریں کیں (نامہ نگار)

مہورہ میں جلسہ

منشی غلام حسین صاحب صدر تھے۔ مفضل داد خان صاحب اور منشی [illegible] صاحب نے [illegible] الفضل [illegible] پڑھ کر سنائے (نامہ نگار)

جعفر میں جلسہ

مولانا خلف صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا جس میں زمرد خان صاحب نے تقریر کی۔ (نامہ نگار)

لنڈی کوتل میں جلسہ

۸ نومبر خاکسار نے علاقہ کے بہت سے معزز افراد کو دعوت چائے دی۔ چائے نوشی کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر میں نے تقریر کی۔ جسے لوگوں نے دلچسپی سے سنا۔ (خاکسار۔ صبیح الدین احمد)

اٹاوہ میں جلسہ

۸ نومبر سید صادق حسین صاحب مختار کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ قاضی ظہیر الدین صاحب نے الفضل کے خاتم النبیین نمبر سے چند مضامین سنائے۔ مولانا جلال الدین صاحب نے تقریر کی اور صاحب صدر نے خاتمہ پر خاتم النبیین نمبر سے ایک اور مضمون سنایا غیر احمدی صاحبان بھی اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ (نامہ نگار)

گجرات میں خواتین کا جلسہ

سیرۃ النبی کا جلسہ ایک غیر احمدی خاتون حسن بی بی صاحبہ کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ اقبال بیگم صاحبہ بلقیس بیگم صاحبہ سردار بیگم صاحبہ غلام فاطمہ صاحبہ استانی برکت بی بی صاحبہ استانی مہتاب بی بی صاحبہ اور سکینہ بیگم صاحبہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر مختلف مضامین پڑھے اور لطیف بیگم صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات پر تقریر کی۔ آخر میں بہنوں کی چائے اور شیرینی سے تواضع کی گئی۔ مستورات کی تعداد تین سو کے قریب تھی۔ چند ہندو بہنیں بھی تشریف لائیں (خاکسار۔ فیروز بیگم)

سنور (ریاست پٹیالہ) میں جلسہ

جناب مہدی حسن خانصاحب ذیلدار کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ منشی رحمت اللہ صاحب مولوی قدرت اللہ صاحب عبد الغنی صاحب رشید احمد صاحب شریف احمد صاحب اور صاحب صدر نے تقریریں کیں۔ (نامہ نگار)

رعیہ (امرتسر) میں جلسہ

بصدارت اللہ بخش صاحب جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی نور دین صاحب نے تقریر کی۔ (نامہ نگار)

کولمبو (سیلون) میں جلسہ

زیر صدارت مسٹر کنڈیا بی اے جو ایک ہندو وکیل ہیں جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی ابراہیم صاحب مسٹر ٹی کے لائی مسٹر ایس ایم محی الدین اور خاکسار نے تقریریں کیں۔

(خاکسار عبد اللہ مالاباری)

نیگومبو (سیلون) میں جلسہ

۸ نومبر سیرت النبیؐ پر جلسہ ہوا۔ مسٹر نلیا بی اے۔ اد۔ کے۔ محی الدین صاحب شمس الدین صاحب مولوی ابراہیم صاحب اور مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری نے تقریریں کیں۔ (نامہ نگار)

بستی نور احمد (ڈیرہ غازیخاں) میں جلسہ

بصدارت مولوی غلام حیدر صاحب واعظ جلسہ ہوا۔ حکیم احمد رضا خاں صاحب نجم لالہ ایشر داس صاحب ہیڈ ماسٹر اور صاحب صدر نے تقاریر کیں۔ (نامہ نگار)

کوٹ چھٹہ میں جلسہ

زیر صدارت سلطان محمود صاحب جلسہ ہوا۔ مولوی امیر علی صاحب اور میں نے تقریریں کیں (خاکسار فیض اللہ)

بستی سہرانی میں جلسہ

محمد عظیم خانصاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ جس کا لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ (خاکسار۔ غلام قادر)

تترگری (گوجرانوالہ) میں جلسہ

۸ نومبر جلسہ ہوا۔ جس میں مرزا محمد حسین صاحب نے تقریر کی (نامہ نگار)

فیروز والا میں جلسہ

ڈاکٹر مولوی نذیر احمد صاحب صدر جلسہ تھے۔ چوہدری عبد القادر صاحب ہیڈ ماسٹر اور چوہدری محمد شریف صاحب نے تقریریں کیں (نامہ نگار)

تلونڈی کھجوروالی میں جلسہ

زیر صدارت میاں کریم بخش صاحب جلسہ ہوا۔ اور میاں امیر احمد صاحب نے تقریر کی (نامہ نگار)

جام پور (ڈیرہ غازی خاں) میں جلسہ

سردار صاحب خان صاحب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائیٹیز کے زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ سید فدا حسین صاحب ماسٹر عبد الکریم صاحب لالہ شاموں رام صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔

(خاکسار حبیب الرحمٰن)

لنگیری (جالندھر) میں جلسہ

۸ نومبر غلام قادر خان صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ اور عبد الغنی صاحب نے تقریر کی۔ (نامہ نگار)

سونڈھ میں جلسہ

عبد الغنی صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی۔ (نامہ نگار)

نوکھروال میں جلسہ

اسماعیل صاحب صدر جلسہ تھے۔ غلام قادر خانصاحب نے تقریر کی۔ (نامہ نگار)

بہرام میں جلسہ

یعقوب خانصاحب کی صدارت میں جلسہ کیا گیا۔ نظام الدین صاحب اور میں نے تقریریں کیں۔ لوگوں نے دلچسپی سے تمام تقریروں کو سنا۔ (خاکسار۔ غلام قادر خان)

بنگہ ضلع جالندھر اور مواضعات میں جلسے

۸ نومبر انجمن انصار اللہ بنگہ کے ممبران نے مندرجہ ذیل دیہات میں جلسے منعقد کرائے۔ بنگہ۔ ہیون۔ سلاں خورد۔ سلاں کلاں۔ لٹھیڈکے۔ اٹاری۔ گجرپورہ۔ پدی۔ جنڈیالہ۔ لادیاں۔ بھورہ۔ کماچوں۔ خانخاناں (خاکسار۔ فضل الدین بنگوی)

اوڑ (جالندھر) میں جلسہ

چوہدری نور محمد صاحب نمبردار کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ چوہدری غلام قادر صاحب حکیم حشمت علی صاحب اور خاکسار نے سیرۃ نبویؐ پر تقریریں کیں (خاکسار حکیم محمد حسین)

بستی بزدار (ڈیرہ غازیخاں) میں جلسہ

زیر صدارت شیر محمد خان صاحب جلسہ ہوا۔ مولوی محمد خانصاحب مولوی فاضل اور منشی علی محمد صاحب مدرس نے تقریریں کیں۔

(خاکسار۔ شیر محمد)

بھینی پسوال (گورداسپور) میں جلسہ

بصدارت جناب چوہدری علی بخش صاحب رئیس جلسہ ہوا۔ اور مولوی محمد صالح صاحب مبلغ نے تقریر کی۔

(خاکسار۔ حکیم محمد دین)

بھینی میلواں میں جلسہ

۸ نومبر زیر صدارت چوہدری جان محمد صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ اور خاکسار نے شریعت کاملہ پر تقریر کی۔

(خاکسار۔ محمد صادق سیالکوٹی)

تلونڈی جھنگلاں میں جلسہ

مولوی رحیم بخش صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ منشی نور الدین صاحب اور مولوی امام الدین صاحب سیکھوانی نے تقریر کی۔ (نامہ نگار)

احمدی پور (جہلم) میں جلسہ

۸ نومبر زیر صدارت راجہ قلب علی خانصاحب بی اے ایل ایل بی وکیل جلسہ منعقد ہوا۔ حکیم جمشید علی خانصاحب مولوی سعد الدین صاحب بی اے بی ٹی ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم صاحب صدر اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ (خاکسار محمد عبد الغنی)

موضع میرا میں جلسہ

زیر صدارت مولوی محمد امین صاحب۔ ماسٹر اللہ داد صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی۔ بعد میں صاحب صدر نے خود بھی تقریر کی۔ لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ (نامہ نگار)

حیدر آباد سندھ میں جلسہ

بابو علی حسین صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ برادرم منظور احمد صاحب عزیزم محمد احمد صاحب سٹوڈنٹ میڈیکل سکول حیدر آباد سندھ اور عاجز نے سیرۃ نبویؐ پر تقریریں کیں (خاکسار محمد حسین)

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی تبلیغی رپورٹ

بابت ماہ اکتوبر ۱۹۳۱ء

ایام زیر رپورٹ میں جو تبلیغی یا تربیتی کام بذریعہ مبلغین یا آنریری مبلغین اور مقامی جماعتوں کے ہوا ہے۔ اس کا خلاصہ احباب کی آگاہی کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

صوبہ پنجاب

حلقہ گورداسپورہ :- مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے ضلع امرتسر کے ۷ مقامات کا تبلیغی و تنظیمی دورہ کیا۔ ۱۱ پبلک لیکچر دیئے ۱۶ غیر احمدی معززین کو ملکر تبلیغ کی۔ اجنالہ میں بعض اعتراضات کے جواب دیئے۔ ۱۷ انصار اللہ بنائے۔ دو شخص سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ علاوہ اس کے مظلومان کشمیر کی حالت سے لوگوں کو واقفیت کرائی۔

علاقہ بیٹ ضلع گورداسپور :- مولوی صالح محمد صاحب علاقہ بیٹ میں فرداً فرداً دیہات میں تبلیغ سلسلہ کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں دو اور احباب بھی وہاں کی تبلیغ میں معروف ہیں۔ مولوی صالح محمد صاحب نے ۱۲ دیہات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۱۷ لیکچر دیئے۔ ۶ کس سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ؛

حلقہ راولپنڈی :- مولوی عبد الغفور صاحب نے ۸ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۸ لیکچر دیئے۔ ۱۸ غیر احمدی معززین کو ان کے مکانوں پر جاکر تبلیغ کی۔ راولپنڈی میں ایک مناظرہ کیا چکلالہ چھاؤنی میں ایک متنازعہ کا تصفیہ کیا۔ مولوی حکیم فضل الرحمٰن صاحب نے ۲ لیکچر دیئے۔ ۶ نئے انصار اللہ بنائے۔ ۱۷ غیر احمدی معززین کو علیحدہ ملکر تبلیغ کی۔ علاوہ اس کے مظلومان کشمیر کی ہمدردی کے لئے پبلک کے جذبات کو مخلصانہ لہجہ میں فرداً فرداً اپیل کی ؛

حلقہ سیالکوٹ :- مولوی ظہور حسین صاحب نے ضلع گوجرانوالہ میں ۱۹ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۹ لیکچر دیئے۔ ۲۱ غیر احمدی معززین کو ملکر تبلیغ کی۔ دو جماعتوں میں درس جاری کرایا۔ ۶ خاندان داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ چندہ خاص کے متعلق متعلقہ جماعتوں کو پر زور تحریک کی۔ مظلومان کشمیر کی ہمدردی کے لئے ہر ممکن کوشش کی ؛

حلقہ انبالہ :- مولوی محمد حسین صاحب نے پٹیالہ۔ نابھہ۔ دو مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۲ لیکچر دیئے۔ ۱۸ غیر احمدی معززین کو ان کے مکانوں پر جاکر تبلیغ کی۔ اس کے بعد وہ بیمار ہو کر قادیان میں رخصت پر آئے ہوئے ہیں ؛

حلقہ دہلی :- مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور بوتالوی نے سارے مہینہ میں صرف ۵ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا جس میں سے پانچ دن دہلی رہے۔ ۶ دن بیمار رہے۔ باقی عرصہ خاص رہتک میں مقیم رہے۔ ۱۹ کس غیر احمدی معززین کو ان کے مکانوں پر جاکر تبلیغ کی۔ علاوہ اس کے فرداً فرداً تبلیغ سلسلہ کرتے رہے۔ اور مظلومان کشمیر کی ہمدردی کے لئے ہر ممکن سعی کرتے رہے۔ ضلع حصار کی تبلیغی تنظیم کی۔

حلقہ ہوشیارپور :- مہاشہ محمد عمر صاحب نے عوطہ فتح گڑھ ضلع سیالکوٹ میں آریوں کے مقابلہ میں تین لیکچر دیئے۔ کلانور ضلع گورداسپور میں ایک لیکچر دیا۔ گڑھ شنکر میں ایک پبلک لیکچر دیا۔ علاوہ اس کے قادیان میں رہ کر اپنے حلقہ کے نائب مہتمان تبلیغ سے جلسہ سیرۃ النبی کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے خط و کتابت کرتے رہے۔

حلقہ منٹگمری :- مولوی علی محمد صاحب اجمیری نے ۱۴ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۱۶ لیکچر دیئے۔ ۲ مناظرے کئے۔ غیر احمدی معززین کے مکانوں پر جا کر تبلیغ کی۔ ۱۹ انصار اللہ بنائے چیچہ وطنی میں ایک نئی انجمن قائم کی۔ ادا تین سو روپیہ سالانہ آمد کا بجٹ تجویز کیا۔ چک ۱۱ ڈوگیرہ میں درس القرآن و کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جاری کرایا۔ مظلومان کشمیر کی ہمدردی کے متعلق ہر ممکن سعی کرتے رہے۔

حلقہ ملتان :- مولوی عبد الاحد صاحب مولوی ظفر محمد خان صاحب کی جگہ بھیجے گئے۔ جو وہاں جاکر بیمار ہو گئے۔ اب ان کی صحت اچھی ہے اور مظلومان کشمیر کی ہمدردی کے متعلق خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔

متفرق :- مولوی غلام رسول صاحب راجیکی سیالکوٹ میں مقیم ہیں۔ اور جماعت کی تعلیم و تربیت کے علاوہ مظلومان کشمیر کی ہمدردی میں بھی کوشاں ہیں۔ گیانی واحد حسین صاحب نے ان ایام میں ریاست کپورتھلہ۔ اور ضلع انبالہ کا دورہ کیا۔ اور مظلومان کشمیر کے متعلق پبلک میں دلچسپی پیدا کرنے کی سعی کی ؛

صوبہ یو۔پی

شاہجہانپور :- مولوی غلام احمد صاحب مجاہد ایام زیر رپورٹ میں دو دن میراں پور کٹرہ رہے۔ اور ایک دن باونڈی گاؤں۔ باقی عرصہ ۱۹ اکتوبر تک شاہجہانپور رہے۔ ۲۱ اکتوبر کو شاہجہانپور سے روانہ ہو کر بمن ڈریہ میں گئے۔ ایک مناظرہ کیا۔ ۹ لیکچر دیئے۔ ۱۴ غیر احمدی معززین کو ان کے مکانوں پر جاکر تبلیغ کی۔ ایک شخص سلسلہ میں داخل ہوا

مین پوری :- مولوی جلال الدین صاحب نے ۸ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۱ لیکچر دیا۔ ۳ کس غیر احمدی معززین کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ دو شخص سلسلہ میں داخل ہوئے۔ علاوہ اس کے مولوی صاحب موصوف فرداً فرداً تبلیغ سلسلہ کر رہے ہیں۔ علاول پور میں ۲۰ کے قریب غیر احمدی مسلمان احمدیت کے قریب آگئے ہیں۔

سانڈھن :- میں ڈاکٹر عبد الحی صاحب اور مولوی افضال احمد صاحب نے ۳ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۲ لیکچر دیئے۔ ۱۰۰ مریضوں کو مفت دوائی دی۔ ۹ غیر احمدی معززین کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ اور مدرسہ میں پڑھاتے رہے۔ اور لڑکوں کو قرآن مجید کی سورتیں یاد کراتے رہے۔ علاوہ اس کے فرداً فرداً تبلیغ سلسلہ ہر دو مبلغ کر رہے ہیں۔

صوبہ سرحد

بالاکوٹ :- مولوی عبد الواحد صاحب نے بالاکوٹ کے ارد گرد ۸ دیہات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۱۰ لیکچر دیئے۔ ۱ مناظرہ کیا ۳۲ اصحاب کو ملکر تبلیغ کی

بنوں :- مولوی سراج الدین صاحب نے ضلع بنوں میں ۱۸ دیہات کا تبلیغی و تنظیمی دورہ کیا۔ ۱۲ لیکچر دیئے۔ ۶ مناظرے کئے۔ ۲۲ انصار بنائے۔ ۴۵ معززین کو الگ الگ مل کر ان کو سلسلہ کے حالات سے آگاہ کیا ؛

ٹوپی :- صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب نے ۱۲ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ایک معززین کے وفد کو تبلیغ کی۔ علاوہ اس کے وہ جماعت پشاور کی اصلاح و تربیت میں معروف رہے۔ اور تبلیغی تنظیم سرحد کی کرتے رہے ؛

صوبہ سندھ

مولوی میر سید احمد شاہ صاحب :- زیادہ عرصہ خیر پور میرس میں رہے ۷ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۱۲ لیکچر دیئے۔ ۲۱ معززین کے مکانوں پر جاکر تبلیغ کی۔ ۶ خاندان داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔

مولوی محمد مبارک صاحب :- ۲۹ دیہات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۱۴ لیکچر دیئے۔ ۶ انصار اللہ بنائے ۱۴ معززین کو ان کے مکانوں پر جاکر تبلیغ کی ۲ کس داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔

صوبہ بنگال

مولوی ظل الرحمٰن صاحب :- کچھ عرصہ بیمار رہے۔ ۹ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۷ لیکچر دیئے۔ ۱۱ اصحاب کو ان کے مکانوں پر جاکر تبلیغ سلسلہ کی

ریاست حیدرآباد دکن

مبلغ حیدرآباد دکن نے ۸۴ معززین سے ملاقات کر کے ان کو سلسلہ کا پیغام پہنچایا۔ اور ۴ لیکچر دیئے۔ درس باقاعدہ جاری ہے۔ ترقی اسلام کا کام روز افزوں ترقی پر ہے۔

تبلیغ اچھوت اقوام

۱۔ شیخ عبد الرحیم صاحب نو مسلم ایک خاص کام پر لگے ہوئے ہیں

۲:۔ شیخ حمید اللہ صاحب نو مسلم نے ۱۴ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا ۳ لیکچر دیئے۔ ۲۰ اصحاب کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔

۳:۔ میاں خلیل الرحمٰن صاحب قادیان میں اچھوت اقوام کے لئے جو مدرسہ کھولا گیا ہے اس کے مدرس ہیں۔ ۱۵ طالب علم داخل ہو چکے ہیں ؛ (باقی)

تجارت کرو۔ فائدہ اٹھاؤ

کمپنی ہذا گورنمنٹ میں رجسٹرڈ ہے کارکن احمدی ہیں

سردی کا موسم آگیا ہے۔ امریکن سیکنڈ ہینڈ (مستعمل) کوٹوں کی سربند گانٹھیں منگوا کر فروخت کرنے والا بیوپاری صرف موسم سرما میں سال بھر کی روزی پیدا کر سکتا ہے۔ جلد منگوائیے۔ فروخت کرو اور فائدہ اٹھاؤ۔ ہر حصہ ملک سے آرڈر آرہے ہیں۔

نرخ حسب ذیل ہیں۔ کرایہ مال گاڑی ہم دیں گے

قسم کوٹ	تعداد کوٹ فی گٹھ	قیمت درجہ اول	قیمت درجہ دوم
مردانہ ہاف کوٹ	۱۰۰ عدد	۱۹۵ روپے	۱۵۰ روپے
مردانہ اوورکوٹ	۵۰ 〃	۱۸۰ 〃	۱۴۰ 〃
چیسٹر مردانہ کوٹ	۵۰ 〃	۱۲۵ 〃	۹۰ 〃
واسکٹ	۳۰۰ 〃	۱۳۰ 〃	۱۰۵ 〃
واسکٹ لڑکوں کے	۳۰۰ 〃	۹۵ 〃	۸۵ 〃
لڑکوں کے اوورکوٹ	۶۰ 〃	۱۲۰ 〃	۸۵ 〃

درجہ سوم کا کم قیمت مال بھی ہے۔ لیڈی کوٹ۔ ٹی کوٹ۔ فوجی کوٹ۔ کمبل۔ گرم چادر ہر قسم موجود ہیں۔ جلد آرڈر بھیجئے۔ سردی شروع ہو گئی ہے۔ خط و کتابت میں وقت اور موسم ضائع نہ کیجئے۔ آرڈر کے ہمراہ چہارم رقم پیشگی آنی چاہئے۔

امریکن کمرشل کمپنی بمبئی نمبر ۱۱

ہمارا تار رجسٹری شدہ پتہ :- Amrecom Bombay

تار کا پتہ :-

اعلان تریاق چشم

تریاق چشم ایجاد کردہ مرزا حاکم بیگ احمدی ساکن گڑھی شاہدولہ صاحب

میرے ایک رشتہ دار کے لڑکے کی آنکھوں میں ککرے پیدا ہو گئے تھے۔ کسی جوگی نے اپریشن کر کے پپوٹوں کے اندرونی حصہ کو بے احتیاطی اور بے رحمی سے کاٹ دیا اور مختلف دیسی ادویات کا استعمال کرایا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ لڑکے نے آنکھیں بند کر لیں جو قریباً دو ماہ تک بند رہیں۔ پپوٹے بھس اور بے جان ہو گئے۔ لڑکا بالکل ایک اندھے کی طرح ہو گیا۔ والدین کو فکر دامنگیر ہو گئی۔ وہ اسکو گجرات لائے اور سول ہسپتال میں داخل کرا کے قریباً ۱۵ دن تک ڈاکٹری علاج کراتے رہے۔ لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخر مایوس ہو کر لڑکے کی والدہ نے ڈاکٹر ٹیلر صاحب کا علاج کرانے کے لئے اس کو جلد پسرور چھاؤنی لیجانا چاہا۔ میں نے اسکو رائے دی کہ مرزا حاکم بیگ صاحب کا تریاق چشم استعمال کرو۔ انہوں نے میرے کہنے پر عمل کر کے تریاق چشم استعمال کیا۔ ایک ہفتہ نہیں گزرا تھا کہ لڑکے نے آنکھیں کھول لیں۔ اور دیکھنے لگا جوگی کے جاہلانہ اپریشن کی وجہ سے آنکھوں میں جو گہرے زخم ہو گئے تھے وہ مندمل ہو گئے سرخی جاتی رہی اور ڈھیلے پر جو سفیدی پیدا ہو گئی تھی ہر رفع ہو گئی اور لڑکا مکمل صحت پا کر اور سوجاکھا ہو کر گھر چلا گیا۔ میں نے تریاق چشم جیسی زود اثر اور مفید دوائی کبھی نہیں دیکھی ہیں رفاہ عام کی خاطر بغیر مرزا حاکم بیگ صاحب کی درخواست کے یہ اعلان بذریعہ اخبار کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ ککروں آشوب چشم اور سرخی کے ازالہ کیلئے یہ بہترین دوائی ہے اور مرزا صاحب اپنے اشتہار میں اس کے جو خواص درج کرتے ہیں وہ بلا مبالغہ صحیح اور درست ہیں۔

خاکسار احمد الدین پلیڈر گجرات ۲ نومبر ۱۹۳۱ء

(امیر جماعت احمدیہ گجرات)

آپ کے انگلش ٹیچر کو پڑھتے ہوئے

انگریزی خود بخود آجاتی ہے

دیکھئے جناب شیخ محمد بشیر صاحب آزاد احمدی ٹریننگ کلاس انبالہ کیا فرماتے ہیں۔ واقعی جدید انگلش ٹیچر ایک نایاب کتاب ہے۔ کتاب کے حجم کو دیکھتے ہوئے قیمت بھی ارزاں ہے۔ آپ نے دریا کو ایسے دلچسپ طریقہ سے کوزہ میں بند کیا ہے کہ اس کو پڑھتے ہوئے دل بالکل نہیں گھبراتا جب اس کو پڑھتے ہوئے انگریزی خود بخود آجاتی ہو۔ تو اس کو چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا جس کی بھی نظر سے جدید انگلش ٹیچر گذرا اس کے منہ سے بھی سبحان اللہ نکل گیا۔ میرے خیال میں ایسی آسان اور فصیح انگلش ٹیچر آج تک شائع نہیں ہوئی۔

قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ اگر نالائق استاد کی طرح انگریزی نہ سکھائے۔ تو کل قیمت واپس منگوالیں۔

قمر برادرز (الف) شملہ

شارٹ ہینڈ اردو

مختصر نویسی سیکھئے

مسٹر جی۔ ایم۔ مہتہ۔ ایف ایس۔ ڈی۔ ایس۔ سی ٹی۔ ایس۔ ڈی (انگلینڈ) ایم۔ آئی۔ ایس۔ ڈی۔ ایم (پیرس) پرنسپل صاحب انڈین کارسپونڈنس کالج بٹالہ کی تازہ تصنیف صرف دس آسان سبق کوزہ میں دریا۔ کتاب مجلد و خوبصورت قیمت حصہ اول مبلغ ایک روپیہ چار آنے

محصول ڈاک بذمہ خریدار

مینیجر اردو شارٹ ہینڈ

بک ڈپو

بٹالہ

(پنجاب)

ضرورت رشتہ

قادیان میں ایک معزز شریف آدمی کو شرعی ضرورت کے ماتحت نکاح ثانی کی ضرورت ہے۔ صاحب مقدرت احباب اطلاع دیں

د۔ ن۔ معرفت

(مینیجر الفضل قادیان)

المساس

ہندوستان کا سب سے سستا رسالہ ہے۔ سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ۔ خریداروں کو آٹھ جاسوسی افسانوں کا مجموعہ مفت المساس میں بہترین افسانے۔ بلند پایہ ادبی مضامین۔ مشہور شاعروں کا کلام اور شاندار تصویریں شائع ہوتی ہیں۔

پتہ

مینیجر رسالہ المساس لاہور

شربت فولاد

عورتوں کی بیماریاں متعلقہ رحم کمی و بیشی حیض و ناطاقتی اٹھرا اور ہسٹیریا کی بہترین دوا ہے

جناب مولانا اللہ دتا صاحب فاضل مبلغ شام تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے دو عدد شیشی شربت فولاد خرید کر اپنے گھر میں استعمال کرائی ہیں۔ اس کو بہت مفید پایا ہے۔ عورتوں کے لئے اس کا استعمال نہایت نفع رساں ہے۔“

قیمت فی شیشی پچاس خوراک دو روپے محصول ۱۱

[illegible] فیض عام میڈیکل ہال قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— ۲۲ نومبر قصور میں ڈسٹرکٹ پولٹیکل کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں یکم جنوری ۱۹۳۰ء کی شب کو دریائے راوی کے کنارے آل انڈیا نیشنل کانگرس سے جو آزادی کامل کا اعلان کیا تھا۔ اس کی تائید میں ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ حالانکہ کانگرس کے واحد نمائندہ گاندھی جی نے گول میز کانفرنس میں شریک ہو کر کامل آزادی کے ذکر کی بھی جرأت نہیں کی۔ چہ جائیکہ اس کا مطالبہ کیا جاتا۔

—— ۲۱ نومبر تک کشمیر کے مڈلٹن کمیشن نے ۲۸ سرکاری ملازموں اور ۴۲ پبلک کے افراد کی شہادتیں قلم بند کیں۔ ملازمین نے اس بات پر زور دیا۔ کہ سری نگر میں آتش باری حفاظت خود اختیاری کے لئے کی گئی۔:۔

—— پنجاب لاز ایکٹ کی دفعہ ۴۴ کے مطابق گورنر باجلاس کونسل نے مندرجہ ذیل قوانین منظور کئے ہیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کسی بھی میونسپل ٹاؤن یا نوٹیفائیڈ رقبہ کے اندر بذریعہ منادی یہ مشتہر کرا سکتا ہے۔ کہ فلاں تاریخ سے فلاں تاریخ تک مسلح اشخاص کا کوئی گروہ میری تحریری اجازت کے بغیر مذکورہ میونسپل یا نوٹیفائڈ حدود کے اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ اس اعلان کے بعد لاٹھیوں۔ چھویوں۔ گنڈاسوں۔ تلواروں۔ چاقوؤں۔ بندوقوں سے مسلح دس اشخاص سے زیادہ پر مشتمل کسی گروہ کا مذکورہ رقبہ میں مجسٹریٹ اعلان کنندہ کی تحریری اجازت کے بغیر داخل ہونا خلاف قانون ہوگا۔ جس کی سزا ۶ ماہ قید یا دوسو روپیہ جرمانہ ہوگی۔ یا دونو سزائیں دی جائیں گی۔ ہر پولیس افسر کو اختیار ہوگا۔ کہ اس اعلان کی خلاف ورزی کرنے والے کو بلا وارنٹ گرفتار کرے۔:۔

—— میسور ہائی کورٹ نے شکار کے ایک دلچسپ مقدمہ کا حال میں یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ جس جانور پر کسی عام زمین پر گولی چلائی جائے۔ اور وہ جانور حکومت کی زمین پر آ کر مرے۔ تو اس کی لاش شکاری کو نہیں دی جا سکتی۔ بلکہ حکومت کی ملکیت سمجھی جائے گی۔:۔

—— قادیان سے جو اصحاب امرتسر کے سیرۃ النبی کے جلسہ میں شمولیت کے لئے ۲۱ کی شام کو گئے۔ انہیں دیکھ کر ملاپ کے نامہ نگار نے یہ بے سروپا خبر گھڑ لی۔ کہ قادیانیوں کا ایک حلقہ لاہور کی طرف گیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ یہ [illegible] ہو جائے گا۔:۔

—— لنڈن ۲۲ نومبر۔ موجودہ تجاویز کے مطابق گول میز کانفرنس کا کھلا اجلاس ۲۸ تا یکم دسمبر منعقد ہوگا معلوم ہوا ہے۔ وزیر اعظم اپنی تقریر میں فرقہ وار سوال کو دو مہینہ تک ملتوی کر دیں گے۔ اور مختلف اقلیتوں کو ہندوستان میں مفاہمت کرنے کا موقعہ دیں گے۔ اگر اس میں کامیابی نہ ہوئی تو کابینہ وزارت اس کی ذمہ داری اپنے اوپر لے لیگی۔ اور فیصلہ کر دے گی۔ وزیر اعظم کا خیال ہے کہ ثالثی کے متعلق جو خطوط انہیں موصول ہوئے ہیں۔ وہ انہیں ثالث بنانے کا حق دار نہیں بناتے۔ صرف آٹھ نمائندوں نے انہیں غیر مشروط طور پر ثالث تسلیم کیا ہے۔:۔

—— نیو دہلی۔ ملک معظم نے سر جان ایڈرسن کو گورنر بنگال اور سر جیمز سفٹن کو گورنر بہار و اڑیسہ اور سر مائیکل کین کو گورنر آسام مقرر کیا ہے۔:۔

—— ریاست اندور کی خبر ہے۔ کہ وہاں مسلمانوں کے حقوق دیدہ دانستہ پامال کئے جا رہے ہیں۔ سابق مہاراجہ کا سرکلر تھا۔ کہ ۳۳ فیصدی حقوق مسلمانوں کو دئے جائیں۔ لیکن اس پر کبھی عمل نہیں کیا گیا۔ چھ سو گزیٹڈ افسروں میں بمشکل چھ سات مسلمان ہوں گے۔ کونسل کے ممبروں میں سے ایک بھی مسلمان نہیں۔ اور نہ کسی محکمہ کا اعلیٰ افسر ہے۔ مسلمانوں میں سخت بے چینی پھیل رہی ہے۔ ریاست کو بہت جلد ان کے حقوق کی طرف متوجہ ہونا چاہئیے۔:۔

—— مجلس احرار نے ۲۹ نومبر کو سیالکوٹ ڈے منانے کا اعلان کیا ہے۔:۔

—— ریاست کشمیر نے اعلان کیا ہے۔ کہ راجہ خان محمد افضل خان صاحب افسر مال پنجاب کی خدمات حکومت پنجاب سے مستعار حاصل کر لی گئی ہیں۔ اور انہیں چوہدری جیون سنگھ کی جگہ جموں کا گورنر مقرر کر دیا گیا ہے۔:۔

—— مہاراجہ صاحب کشمیر نے قریباً پانچ ہزار احراری قیدیوں کی میعاد سزا کو جنہیں ۶ ماہ سے دو سال تک کی مختلف المیعاد سزائیں دی گئی تھیں۔ گھٹا کر دو دو تین تین ماہ کر دی ہیں۔:۔

—— لنڈن ۲۴ نومبر۔ مسلمان نمائندوں نے ایک اعلان مرتب کیا ہے۔ جس میں صاف الفاظ میں بتلا دیا ہے کہ جب تک فرقہ وار مسئلہ کا تصفیہ نہ ہوگا۔ کوئی دستور اساسی منظور نہ کیا جائے گا۔:۔

—— سکندر آباد کی خبر ہے۔ کہ ریاست حیدر آباد کے ایک جاگیر دار نواب ناظم جنگ کے صاحبزادہ کی شادی سرکرشن پرشاد کی دختر کے ساتھ ہو گئی ہے۔ نکاح کی رسم شہر کے قاضی ادا کی۔:۔

—— ۲۴ نومبر۔ فیڈریشن سب کمیٹی کی رپورٹ شائع کی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ وہ تمام اختیارات و رسپونسیبلٹیز جو اس وقت پارلیمنٹ کو حاصل ہیں۔ وہ ہندوستان کو یک لخت سپرد نہیں جا سکتیں۔ اور انتقال اختیارات کے درمیانی عرصہ دفاعی امور کے اختیارات گورنر جنرل کو حاصل ہوں۔ جس کی امداد ایک ایسا وزیر کرے جو مجلس قانون ساز کی بجائے گورنر جنرل کے سامنے جوابدہ ہو۔ فوجی مصارف کے متعلق رپورٹ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ وہ سالانہ ووٹ کے تابع نہیں ہونا چاہئیے بلکہ اصولی اعداد و شمار کے مطابق ایک مقررہ عرصہ کے لئے سمجھوتہ کر لینا چاہئیے۔ گورنر جنرل کو خاص اختیارات دئے جائیں۔ کہ ہنگامی ضرورت کے وقت مزید اخراجات کی منظوری دے سکے خارجی معاملات پر بحث کرتے ہوئے رپورٹ میں لکھا ہے۔ کہ ابتدائی تجارتی اقتصادی اور دیگر تعلقات مجلس قانون ساز اور وزراء کے دائرہ اختیارات میں رہیں گے۔ لیکن چونکہ احتمال ہے کہ یہ مسائل بھی سیاسی تعلقات پر اثر انداز ہوں۔ اس لئے ان کے متعلق خاص ذمہ واری گورنر جنرل پر عائد ہوگی۔ تاکہ یہ تعلقات گورنر جنرل کے سیاسی خارجی تعلقات کے ساتھ متصادم نہ ہونے پائیں۔ وزیر بارجہ۔ اور اس کے رفقائے کار ذمہ دار اور وزراء کے درمیان ممکن العمل قریبی اتحاد عمل کے نہایت موزوں ذرائع پیدا ہوں گے۔ رپورٹ میں لکھا ہے کہ ہر دو صفاہیم پر بحث کے متعلق مسلم مندوبین کے خیالات سننے کا موقعہ نہیں ملا۔ انہوں نے اپنی آراء کو فرقہ وار مسئلہ کے جو منارٹی کمیٹی کے دریش ہے تسلی بخش تصفیہ تک محفوظ رکھا ہے نیز لکھا ہے کہ اقلیتوں کے بعض دیگر نمائندوں نے بھی اپنی آراء محفوظ رکھی ہیں۔:۔

—— نیو دہلی ۲۵ نومبر۔ مسلم ایسوسی ایشن دہلی نے سر رحیم بخش کے زیر قیادت وائسرائے ہند کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ جس میں تاج کے ساتھ وفاداری کا یقین دلایا گیا۔ اور حادثات تشدد کی مذمت کی گئی تھی۔ نیز اس بات پر زور دیا گیا تھا۔ کہ ہندوستان کی سیاسی ترقی اسی صورت میں ممکن ہو سکتی ہے۔ جب مسلمانوں کے حقوق اور مفاد کا پورا تحفظ کیا جائے۔ اگر کوئی ایسا دستور اساسی منظور کیا گیا۔ جس میں ان کی ترقی اور نشوونما کو روکنے کی کوشش کی گئی تو انہیں شدید صدمہ پہنچیگا۔ ایڈریس میں مسلمانوں کی شکایات اور سرکاری ملازمتوں میں ان کی نمائندگی کا ذکر بھی تھا۔ لارڈ ولنگڈن نے کہا۔ جب تک ملک معظم کی حکومت پورے طور سے مسلمانوں کے دعاوی اور جائز مطالبات...

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔:۔